

5 بیرونی شعبہ

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک کے بیرونی کھاتے میں استحکام کے آثار دکھائی دینے لگے کیونکہ پاکستان نے کووڈ 19 کے ابتدائی پھیلاؤ پر قابو پالیا اور زری و مالیاتی پالیسی موقف دونوں میں نمایاں نرمی کے طفیل جولائی سے معاشی سرگرمیاں بحال ہو گئیں۔ نتیجتاً درآمدات بڑھنا شروع ہوئیں اور اہم زرعی اجناس کو درپیش رسدی دشواریاں سنگین ہونے پر ان میں مزید اضافہ ہوا۔ نیل کی عالمی قیمتوں میں نمایاں (31.7 فیصد سال بسال) کمی نے توانائی اور مجموعی درآمدی ادائیگیوں کو گھٹانے اور برآمدات کی پست وصولیوں پر کچھ دباؤ کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ دوسری جانب کارکنوں کی ترسیلات زر ریکارڈ بلند سطح پر پہنچ گئیں اور پانچ سال سے زائد عرصے میں یہ پہلی سہ ماہی تھی کہ جاری کھاتہ فاضل ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں جاری کھاتے میں آنے والی بہتری بین البینک مارکیٹ میں زر مبادلہ کی سیالیت بڑھنے پر منتج ہوئی اور ملک کے زر مبادلہ کے ذخائر اور روپے کی قدر میں اضافے میں منعکس ہوئی۔ دستیاب بیرونی مالکاری اگرچہ گذشتہ برس سے کم رہی تاہم سرکاری قرضوں کی واپسی کے لیے کافی تھی۔

فضائی سفر پر پابندیوں نے جاری کھاتے کا تعین کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا کیونکہ ترسیلات زر غیر رسمی طریقوں سے ہٹ کر باضابطہ چینلز کی طرف آئیں اور مالی سال 21ء میں ترسیلات زر کی آمد ریکارڈ بلند سطح پر رہی۔ اس بنا پر خدمات کی درآمدی ادائیگیوں میں بھی کمی آئی۔

جہاں تک بیرونی مالکاری کا تعلق ہے، مالکاری کی پست ضروریات اور تجارتی نوٹس ووز کے رجحان معکوس ہونے سے کمرشل بینکوں کو اپنے بیرونی اثاثے بڑھانے اور مختصر مدتی قرض چکانے میں مدد ملی۔ اس نے دوطرفہ قرضوں کی واپسی کے ہمراہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور حکومتی کثیر فریقی دوطرفہ قرضہ جات کے مد میں آنے والی پست رقم کی کافی سے زیادہ تلافی کر دی۔ حتیٰ نتیجے یہ تھا کہ اس سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں کے ذخائر میں 477 ملین ڈالر (7.1 فیصد) اضافہ ہوا اور اسٹیٹ بینک کے ذخائر مزید بڑھ گئے۔ بین البینک مارکیٹ میں دستیاب سیالیت اس سہ ماہی کے دوران روپے کی قدر میں 1.4 فیصد اضافے کا باعث بنی۔

جاری کھاتہ

پاکستان کرنٹ اکاؤنٹ (CA) یعنی جاری کھاتے میں گذشتہ 21 سہ ماہیوں سے خسرانہ درج کیا جا رہا تھا جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 0.8 ارب ڈالر فاضل

5.1 ادائیگیوں کا توازن

چونکہ پاکستان مالی سال 20ء کے آخر تک کووڈ 19 کے ملکی پھیلاؤ پر قابو پانے میں کامیاب ہو گیا اس لیے مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں پالیسی کے اعتبار سے توجہ نمونہ بحال کرنے پر مرکوز رہی۔ اس میں تعمیرات کے شعبے کے لیے مالیاتی امداد، پی ایس ڈی پی کے بلند اخراجات اور سرمایہ جاتی سرمایہ کاریوں کے لیے رعایتی قرض گاری شامل تھی، ساتھ ہی ساتھ سی بیک منصوبوں پر پیش رفت کو بھی جاری رکھنا تھا۔ اس کے ساتھ ہی گندم اور چینی جیسی غذائی اجناس میں رسدی مسائل نمایاں ہو گئے جبکہ تخمینے کے مطابق کپاس کی پیداوار ہدف سے کافی کم ہوئی تھی۔ نتیجے کے طور پر درآمدی طلب میں تیزی دیکھی گئی۔ اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں ملا جلار بحران پایا گیا جہاں توانائی کے بہت کم نرخوں نے بلند غذائی قیمتوں میں اضافے کے دباؤ کی تلافی کر دی۔ اس دوران برآمدی وصولیاں اپنی مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کی پست ترین سطح سے اوپر آئیں لیکن پچھلے سال کی اسی مدت سے کم رہیں۔ اس کا بنیادی سبب ترقی یافتہ معیشتوں کے حامل تجارتی شرائط دار ممالک میں مسلسل کمزور درآمدی طلب اور کووڈ سے متعلق عارضی رعایات تھیں جن سے برآمد کنندگان کو طویل تر عرصے تک اپنی بیرون ملک وصولیاں رکھنے میں مدد ملی۔ پھر بھی اس سہ ماہی میں پاکستان کی برآمدی کارکردگی پیشتر دیکر ابھرتی ہوئی منڈیوں سے بہتر رہی۔

جدول 5.1: پاکستان کا توازن ادائیگی
ملین ڈالر

مطلق تبدیلی	پہلی سہ ماہی م س 21ء	پہلی سہ ماہی م س 20ء	
2,270	778	-1,492	جاری کھاتے کا توازن
-203	-5,251	-5,048	تجارتی توازن
-622	5,363	5,985	برآمدات
-419	10,614	11,033	درآمدات
552	-546	-1,098	خدمات کا توازن
-102	-1,526	-1,424	بنیادی آمدنی کا توازن
2,023	8,101	6,078	ثانوی آمدنی کا توازن
1,695	7,147	5,452	کارکنوں کی ترسیلات زر
-33	77	110	سرمایہ کھاتے کا توازن
2,739	744	-1,995	مالی کھاتے کا توازن
-131	415	546	براہ راست سرمایہ کاری رقوم کی آمد
-370	-26	344	جزدانی سرمایہ کاری رقوم کی آمد
-926	31	957	خالص واجبات
331	1,423	1,092	عمومی حکومت
-204	-642	-438	بینک
-1,003	-1,000	3	مرکزی بینک
-50	250	300	بیکر شعبے
-	22.0	651.4	اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر میں تبدیلی*
-	1.4	2.4	روپے کی قیمت میں فیصد اضافہ (+) / کم (-)

* آخر جون اور آخر ستمبر کے درمیان۔

نوٹ: مالی کھاتے کے توازن میں منفی علامت کا مطلب ہے پاکستان میں زر مبادلہ کی آمد؛ مثبت علامت کا مطلب ہے زر مبادلہ کا اخراج۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک

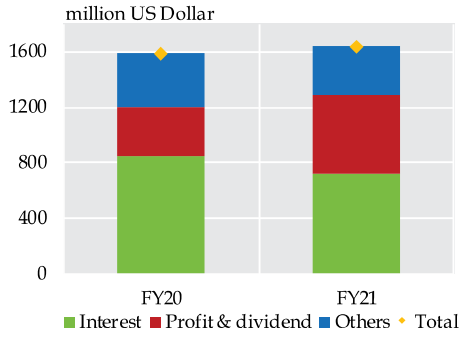
درج کیا گیا (شکل 5.1)۔ اکارکنوں کی ریکارڈ ترسیلات زر، تیل کی پست قیمتوں اور خدمات کی درآمدات میں کمی نے جاری کھاتے میں اس بہتری میں بنیادی کردار ادا کیا (جدول 5.1)۔

کی جانب سے اپنے نفع اور منافع منقسمہ کی واپسی بڑھنے کی وجہ سے ہوا (شکل 5.2)۔ تاہم منافع کی واپسی میں اضافے کی تلافی بیرونی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں کمی سے ہو گئی۔ لائبر (LIBOR) میں کمی کے ساتھ جی 20 کے کووڈ واک کے لیے ڈیٹ سروس سس پینشن انی شیٹ نو (DSSI) ذریعے قرضے کی واپسی میں ریلیف اس سہ ماہی کے دوران پست سودی ادائیگیوں میں کارفرما عموماً تھے۔

مزید یہ کہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بنیادی آمدنی کا خسارہ 7.2 فیصد سال بسال بڑھ گیا؛ یہ نمودار شدہ سال کی اسی مدت میں درج کردہ 33.3 فیصد اضافے سے کم تھی۔ اس سال خسارے میں اضافہ ملک میں کام کرنے والی غیر ملکی فرموں

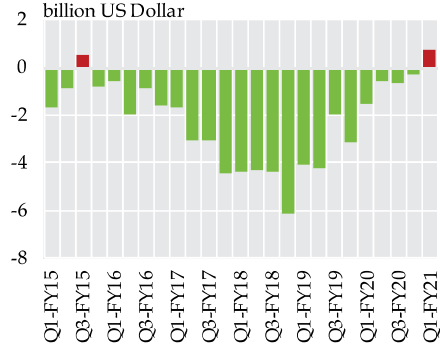
1 مالی سال 15ء کی تیسری سہ ماہی میں جاری کھاتے کا فاقہ (0.5 ارب ڈالر) زیادہ تر اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت وصول کردہ رقوم اور تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کے باعث ہوا تھا۔

شکل 5.2: پہلی سہ ماہی میں بنیادی آمدنی کے کھاتے سے اخراج



Source: State Bank of Pakistan

شکل 5.1: جاری کھاتے کا توازن



Source: State Bank of Pakistan

2020ء میں 2.7 ارب ڈالر آئے جو آج تک ایک ماہ میں آنے والی ترسیلات کی بلند ترین سطح ہے۔ تمام اہم خطوں بشمول ترقی یافتہ معیشتوں اور مشرق وسطیٰ سے آنے والی رقوم بڑھ گئیں (جدول 5.2)۔ نتیجے کے طور پر عالمی بینک نے 2020ء میں ترسیلات زر کے لیے اپنی پیش گوئی میں تبدیلی کر دی، پہلے 23 فیصد کمی کی پیش گوئی تھی جو اب 9 فیصد اضافے میں بدل دی گئی۔² ایک بڑی وجہ وبا کے پورے دورانیے میں شرح مبادلہ کی صورت حال منظم رہی جس سے ترسیل کنندگان کو پاکستان رقم بھیجنے کے لیے سازگار ماحول ملا۔ اس سازگار صورت حال میں کچھ اور ممکنہ عوامل پر ذیل میں بحث کی گئی ہے۔

(i) فضائی سفر پر پابندیاں: غیر رسمی ترسیلات کا باضابطہ بنایا جانا اور بچت میں اضافہ

مارچ 2020ء سے جب دنیا بھر میں لاک ڈاؤن ہوا تو فضائی سفر ان اڈیلین سرگرمیوں میں سے تھا جو محدود ہو گئیں۔ جب لاک ڈاؤن عروج پر تھا اس وقت عالمی کمرشل فضائی سفر ایک سال پہلے کی نسبت 80 فیصد کم ہو چکا تھا۔³ اگرچہ اس کے بعد تھوڑا بہت فضائی سفر بحال ہو گیا ہے تاہم ہالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں یومیہ پروازوں کی تعداد ابھی تک سال بسال بنیاد پر 47 فیصد کم ہے (شکل 5.6)۔

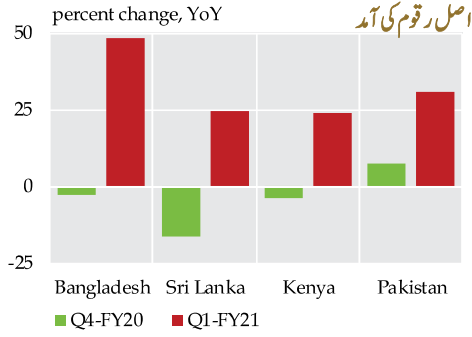
کارکنوں کی ترسیلات زر

چونکہ مارچ 2020ء سے کووڈ 19 نے دنیا بھر میں معاشی سرگرمیوں کو مفلوج کر دیا تھا اس لیے خدشہ تھا کہ ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں مقیم افراد اور تارکین وطن نقل و حرکت پر پابندیوں اور ملازمتوں سے برطرفی کے باعث مالی پریشانیوں کا شکار ہوں گے۔ ابتدا میں یہ پیش گوئی تھی کہ ان حالات میں ترسیلات زر وصول کرنے والی معیشتوں کی جانب سے بہاؤ بہت کم ہو جائے گا (شکل 5.3)۔ جن ممالک میں زیادہ تارکین وطن جاتے ہیں وہاں کمزور ہوتے ہوئے لیبر مارکیٹ کے حالات کی بنا پر مارچ 2020ء سے بیرون ملک کام کے لیے جانے والے پاکستانی کارکنوں کی تعداد بھی یکدم گر گئی (شکل 5.4)۔ مزید برآں، بیورو آف اینگریژن اینڈ اوور سیز ایمپلائمنٹ (BEOE) کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ وبا شروع ہونے کے بعد (وسط نومبر 2020ء تک) تقریباً 125000 پاکستانی کارکن واپس آچکے ہیں۔

بہر حال کووڈ کے پھیلاؤ (اپریل 2020ء سے) کے بعد تقریباً چھ ماہ گزر چکے ہیں لیکن ترسیلات زر میں جس کمی کا خدشہ تھا، کم از کم کچھ اہم وصول کنندہ ممالک بشمول پاکستان کے لیے، وہ ابھی تک دیکھنے میں نہیں آئی (شکل 5.5)، بلکہ پاکستان آنے والی کارکنوں کی ترسیلات زر 31.1 فیصد سال بسال بڑھ کر مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 17.1 ارب ڈالر کے سہ ماہی ریکارڈ تک پہنچ گئیں جبکہ جولائی

² عالمی بینک (2020ء)۔ ماٹریکس کے نقطہ نظر سے کووڈ 19 بحران۔ ماٹریکس اینڈ ڈیٹا بیس بریف 32۔ واشنگٹن ڈی سی۔
³ Flightradar24.com کے مطابق 12 اپریل 2020ء کو کمرشل پروازوں کی تعداد 2019ء کے اسی دن کے مقابلے میں 79.7 فیصد گھٹ گئی۔

شکل 5.5: کووڈ بھیلنے کے بعد تریلیات وصول کرنے والے اہم ممالک میں



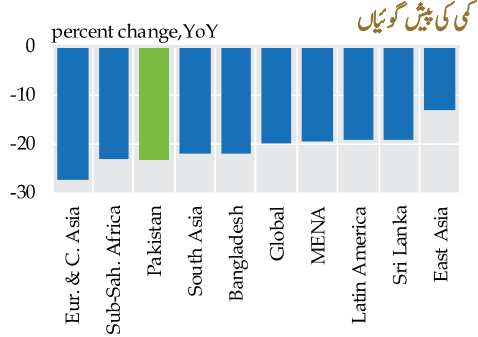
Source: State Bank of Pakistan & Haver Analytics

ساتھ ہی فضائی سفر کی پابندیوں نے، جن میں مذہبی سفر بھی شامل تھا، بیرون ملک مقیم افراد کی بچت بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ نتیجتاً بیرون ملک مقیم لوگ زیادہ رقوم بھیجنے کے قابل ہو گئے۔

(ii) وبا کے پھیلاؤ کے بعد مالیاتی امداد نے بیرون ملک مقیم افراد کی آمدنی کو مستحکم کرنے میں مدد دی

مغربی ممالک اور مشرق وسطیٰ کی معیشتوں میں جہاں تارکین وطن سب سے زیادہ تعداد میں ہیں مالیاتی اور زرعی اعانت کے عدم انظر اقدامات نے امکانی طور پر کارکنوں کو نقد کی فراہمی میں اہم کردار ادا کیا ہے جو یا تو اجرتوں کی مسلسل فراہمی یا نقد کی منتقلی کے ذریعے کیا گیا (شکل 5.7)۔ کووڈ 19 پر عالمی پالیسی رد عمل 11.7 ٹریلین ڈالر کی بھاری رقم کی صورت میں سامنے آیا جو عالمی جی ڈی پی کے 12 فیصد کے مساوی ہے۔ ان میں سے اہم ممالک میں پالیسیاں دو شعبوں میں نافذ کی جاسکتی ہیں: (i) وہ اقدامات جو براہ راست بجٹ کے توازن کو متاثر کرتے ہیں (جیسے ہدفی نقد کی منتقلیاں، بیروزگاری کے فوائد اور ٹیکس رعایات)؛ (ii) ایکویٹی اور قرض کے ذریعے فرموں میں سیالیت کا ادخال نیز فرموں کے لیے گئے قرضوں پر حکومتی ضمانتیں۔ امکان ہے کہ بیشتر تارکین بشمول پاکستان سے تعلق رکھنے والے تارکین کو ان مالیاتی اقدامات سے فائدہ ہو اور وہ وطن رقوم بھیجنے کے قابل رہے۔

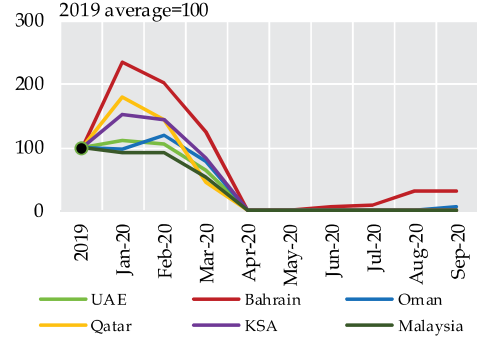
شکل 5.3: 2020ء میں تریلیات وصول کرنے والے ممالک میں ابتدائی



Source: Migration & Development Brief 32 (WB) Apr-20

قبل ازیں فضائی سفر سرحدا رقوم کی منتقلی کا اہم ذریعہ ہو کر تھا۔ اس غیر رسمی طریقے سے ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرنے والے دوستوں اور اہل خانہ کے ذریعے رقوم (نقد) بھیجی جاتی تھیں۔ اس دوران دوسرا چھٹیل ہنڈی رحوالہ ایجنٹوں پر مشتمل تھا جو ایک ملک سے دوسرے ملک عموماً بڑی رقوم منتقل کرنے کے لیے فضائی سفر کو استعمال کرتے تھے۔

شکل 5.4: روزگار کے لیے بیرون ملک جانے والے پاکستانی تارکین کارخان



Source: Bureau of Emigration & Overseas Employment

فضائی سفر پر شدید پابندیوں کے بعد ان دونوں طریقوں سے رقوم کی منتقلی تقریباً بند ہو گئی اور امکان ہے کہ یہ بیرون ملک مقیم افراد کو وطن رقوم بھیجنے کے لیے باضابطہ طریقوں کے استعمال کی طرف راغب کرنے کی بڑی وجہ بنی۔

11 ستمبر 2020ء تک (آئی ایم ایف 2020ء) منسلک مائٹیر، اکتوبر 2020ء، جہاں کی پالیسیاں۔ واٹشمن ڈی سی، عالمی مالیاتی فنڈ۔

جدول 5.2: پہلی سہ ماہی میں تریلات زربخاظ ملک

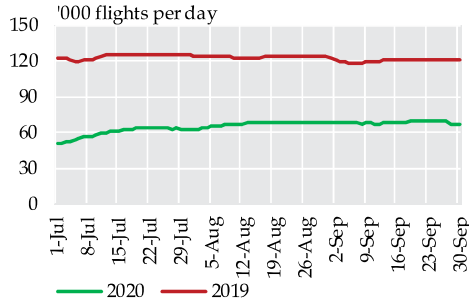
ملین ڈالر

مطلق تبدیلی	م 20ء	م 21ء	م 20ء
امریکہ	244.0	632.6	388.6
برطانیہ	411.0	985.5	574.5
خلیج تعاون کونسل	684.5	4,285.7	3,601.2
سعودی عرب	524.0	2,080.5	1,556.5
متحدہ عرب امارات	102.6	1,420.8	1,318.3
جس میں: دہلی	25.2	1,140.0	1,114.8
دیگر خلیج تعاون کونسل	58.0	784.4	726.4
یورپی یونین	152.5	601.4	448.9
ملائیشیا	-1.8	56.3	58.1
دیگر	204.3	585.6	381.2
کل	1,694.6	7,147.0	5,452.5

ماخذ: اسٹیٹ بینک

(iii) تریلات کے بہاؤ کو باضابطہ بنانے کے لیے کووڈ سے متعلق ترغیبات

شکل 5.6: کمرشل فضائی سفر کے رجحانات (جولائی تا ستمبر)



*based on real-time tracking of over 180,000 flights
Source: Flightradar24.com

کرائیں۔ مزید برآں، یکم جولائی 2020ء سے نقد رقوم نکلوانے، بیکاری آلات کے اجراء اور ملکی بینک کھاتوں سے منتقلی کو اس حد تک ود ہو لڈنگ ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا گیا تھا جس حد تک ایک سال میں ان کھاتوں میں تریلات زری رقوم موصول ہوں گی۔⁸

(iv) رقوم کی آمد کو باضابطہ بنانے کے لیے ڈجیٹائزیشن اور دیگر طویل مدتی کوششیں

کووڈ نے پاکستان سمیت دنیا بھر میں خدمات کی انجام دہی کے لیے ڈیجیٹل چینلز اختیار کیے جانے کی رفتار تیز کر دی ہے۔ امکان ہے کہ ان کاوشوں نے تریلات زری کے بڑھتے ہوئے رجحان میں بھی اپنا حصہ ڈالا ہے۔⁹ پاکستان ری ملی ٹنس انی شیٹ ٹو (PRI) کے تحت اسٹیٹ بینک اور حکومت پہلے ہی بینکوں اور خدمات فراہم کرنے والے دیگر اداروں کو تریلات زری وصول کرنے کے لیے ڈیجیٹل چینلز استعمال کرنے کی ترغیب دیتے رہے تھے۔ پی آر آئی نے 2017ء میں موبائل والٹس (ایم والٹس) کے ذریعے تریلات زری کو باضابطہ بنانے کے لیے ایک اسکیم شروع کی جس کے تحت ایم والٹس میں موصول ہونے والے ہر امریکی ڈالر (یا مساوی) کے عوض

کووڈ کے پھیلاؤ کے بعد پاکستان اور بنگلہ دیش ان ممالک میں شامل تھے جنہوں نے باضابطہ طریقوں سے تریلات زری لانے کے لیے ترغیبات کا اعلان کیا۔ پاکستان میں اسٹیٹ بینک نے 15 اپریل 2020ء کو نئے اقدامات کا اعلان کیا جن کے تحت بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں کو تریلات زری بڑی رقوم کو پروسیس کرنے کی ترغیب دی گئی۔ ان میں ٹیلیگراف ٹرانسفر (ٹی ٹی) چارجز کے لیے ریٹ آف ری امبر سنسٹ کا ڈاگنٹا کیا جانا اور مارکیٹ لین دین کی ری امبر سنسٹ کے لیے ایک مدارج پر مبنی نظام (جس کے تحت تریلات زری کی بلند نمو پر مارکیٹنگ چارجز کی ری امبر سنسٹ میں اضافہ ہو جائے گا) متعارف کرایا جانا شامل ہے۔⁷ بینکوں کی اس ضمن میں بھی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ تریلات زری بھیجنے اور وصول کرنے کے لیے ڈیجیٹل چینلز استعمال کریں اور اپنے صارفین کے لیے ترغیبی اسکیمیں متعارف

⁵ دیکھیے ای پی ڈی سرکلر لیٹر 11 ز اور 12 برائے 2020ء۔

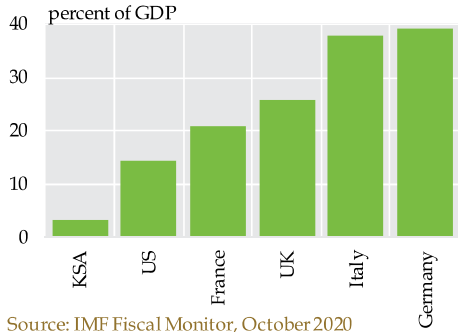
⁶ 200-100 ڈالر کے درمیان تریلات زری لین دین کے لیے فی لین دین ٹی ٹی چارجز کا ری امبر سنسٹ ریٹ 10 سے بڑھا کر 20 سعودی ریال کر دیا گیا۔

⁷ نمونہ متعینہ حد سے زیادہ تریلات زری لانے والے عہدہ داروں کے عوض 0.5 روپیہ، 0.75 روپیہ اور ایک روپیہ وصول کرنے کے اہل ہوں گے۔

⁸ اسی طرح 2020ء میں بنگلہ دیش نے استفادہ کنندہ کو 2 فیصد نقد کی ترغیب دینے کے لیے کسی تصدیق کے بغیر منتقلی کی حد 1500 ڈالر سے کم کر کے 5000 ڈالر کر دی۔

⁹ تریلات کے لیے دیکھیے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے پاکستانی معیشت کی کیفیت مالی سال 20ء میں خصوصی سیکشن بعنوان ”کووڈ کی وبا اور پاکستان میں ڈیجیٹل کنکٹیوٹی کے فروغ کی ضرورت“۔

شکل 7.5: تارکین وطن کی اقامت کے ممالک میں وہاں کے پھیلاؤ کے بعد مالیاتی پالیسی امداد



Source: IMF Fiscal Monitor, October 2020

رکاوٹوں، بڑھتی ہوئی غیر یقینی اور کثیر القومی کارپوریشنوں کے لیے سپاٹ اور قرض کے مسائل نے سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مزید مجروح کر دیا۔ مزید برآں امکانی طور پر دوبارہ لگائی گئی آمدنی بھی جس کا بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں نمایاں حصہ ہوتا ہے متاثر ہوئی جبکہ غیر یقینی کیفیات کی بنا پر نئے منصوبوں میں سرمایہ کاری روک لی گئی ہوگی۔

تاہم پاکستان میں اس صورت حال کا پھیلتا ہوا اثر اتنا زیادہ محسوس نہیں کیا گیا کیونکہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری زیادہ تر طویل مدتی منصوبوں میں مرکوز ہے جن میں حکومتی کی سطح پر شراکت ہے۔ اگرچہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان میں آنے والی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 23.8 فیصد کم ہو گئی تاہم یہ کمی بنیادی طور پر اساسی سال کے اثر کی عکاسی کرتی ہے کیونکہ پچھلے برس کی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری جی ایس ایم لائسنس فیس کی ادائیگی کے لیے ٹیلی کام سیکٹر میں یکبارگی آنے والی رقم کی بنا پر

سبل فون ائرنٹائم دیا جا رہا ہے؛ جنوری 2019ء میں اس اسکیم کے تحت دیا گیا فائدہ ہر موصولہ امریکی ڈالر پر 2 روپے کر دیا گیا۔ اس اسکیم کا احصار 12 براؤنچ لیس بینکنگ آپریٹرز (BBOs) پر ہے جن کا ملک بھر میں دور دراز علاقوں سمیت 400,000 براؤنچ لیس بینکاری ایجنٹوں کا نیٹ ورک ہے۔¹⁰ نیز ملکی ترسیلات و تقسیم نیٹ ورک کی رسائی پچھلی دہائی کے دوران خاصی بڑھی ہے؛ جون 2019ء تک ملکی مالی اداروں اور غیر ملکی اداروں کے درمیان 1000 سے زائد تان ایکسچینج سوڈو طرفہ معاہدے ہو چکے تھے جبکہ 2009ء میں ایسے صرف 80 معاہدے تھے۔

مالی کھاتے

سات سال کے وقفے کے بعد مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں مالی کھاتے میں خالص اخراج ریکارڈ کیا گیا۔ تاہم یہ خالص اخراج تقریباً اتنے ہی جم کا تھا جتنا جاری کھاتے میں فاضل تھا (شکل 5.8 الف)۔ ماکاری کی کم ضروریات اور کمرشل بینکوں کے تجارتی وزمن رقوم کے اضافے نے انہیں اپنے بیرونی اثاثے بڑھانے اور مختصر مدتی زر مبادلہ کے قرضے واپس کرنے میں مدد دی۔ اس کے ہمراہ دو طرفہ قرضوں کی واپسی نے سہ ماہی کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور حکومت کے کثیر فریقی اور دو طرفہ قرضہ جات سے آنے والی پست رقوم کی کافی سے زائد تلافی کر دی (شکل 5.8 ب)۔

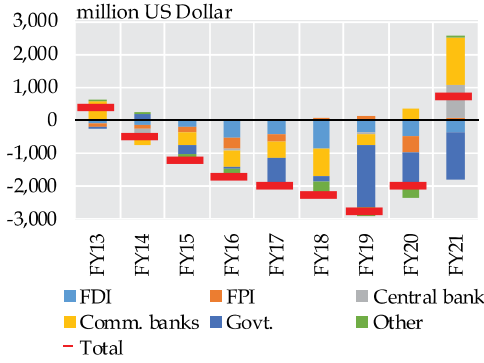
بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

2020ء میں کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 30 فیصد سے زائد گھٹنے کی پیش گوئی کی گئی تھی۔¹¹ کووڈ سے پہلے ہی سرمایہ کاری کا منظر نامہ کمزور تھا کیونکہ عالمی نموست ہو رہی تھی، اجناس کی قیمتیں گر رہی تھیں اور تحفظ پسندی (protectionism) بڑھ رہی تھی۔ وہاں بیرونی سرمایہ کاری کے ان امکانات کو اور بدتر کر دیا۔¹² وائرس پھیلنے کے بعد خام مال کی فراہمی میں

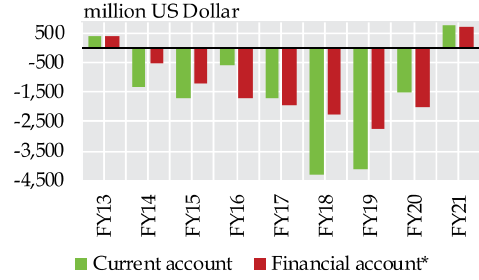
¹⁰ براؤنچ لیس بینکاری آپریٹرز کے علاوہ ملکی ترسیلات کی تقسیم کا نیٹ ورک 24 بینکوں، 5 مائیکرو فنانس بینکوں اور 17 مبادلہ کمپنیوں پر مشتمل ہے۔

¹¹ کے این او ایم اے ڈی (2020ء)۔ فیوچر 11: مائیکرو انڈیا کے نقطہ نظر سے کووڈ 19 بحران۔ مائیکرو انڈیا ڈیولپمنٹ بریف 33۔ گلوبل ٹریڈ پارٹنرشپ آن مائیکرو انڈیا ڈیولپمنٹ۔ یہ نقل مکانی اور ترقی پر معلومات اور پالیسی مہارت کا ایک عالمی خزانہ ہے جسے عالمی بینک کے قائم کردہ مٹی ڈونر ٹرسٹ کی مدد حاصل ہے (knomad.org/publication/migration-and-development-brief-)

شکل 8.5: پہلی سہ ماہی میں مالی کھاتے کے اجزا



شکل 5.8 الف: پہلی سہ ماہی میں جاری اور مالی کھاتے کے توازن



*A positive number for the financial account balance reflects a net FX outflow from the country and negative number a net FX inflow
Source: State Bank of Pakistan

مالیات اور سماجی ترقی کی طرف ہے۔ کئی خصوصی اقتصادی زونز (SEZs) قائم کیے جائیں گے جو ملک کی پیداواری استعداد کو بڑھائیں گے اور ملک کی ترقی معیشت کے ساتھ اپنے روابط سے معاشی اور سماجی ترقی کے لیے اہم تحریک فراہم کریں گے۔

تاہم پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری چند غیر برآمدی ایشیا سازی کے شعبوں جیسے بجلی، تعمیرات، مالی کاروبار، تیل اور گیس کی تلاش، بجلی کی مشینری اور ٹیلی مواصلات میں مرکوز ہے۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملک میں آنے والی مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا لگ بھگ 90 فیصد انہی شعبوں میں گیا جبکہ اہم برآمدی شعبوں جیسے ٹیکسٹائل اور چمڑے کی مصنوعات میں سرمایہ کاری کا مجموعی سرمایہ کاری میں بہت کم حصہ تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی برآمدات میں مزید اضافے کے لیے برآمدی ایشیا ساز شعبوں میں بیرونی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

علاوہ ازاں حکومت نے آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ سہولت (EFF) پروگرام کے تحت کاروباری ماحول کو بہتر بنا کر تجارت و سرمایہ کاری میں اضافے کے لیے کئی اصلاحات کی ہیں۔ رجسٹریشن کے عمل کو آسان بنانے، اراضی کے ریکارڈ کی خود کاری، آن لائن ریکارڈنگ سروسز اور انٹرنیٹ پر متعارف کرانے اور سرحد پار تجارت کے لیے برقی طور پر کاغذات جمع کرانے اور تجارتی دستاویزات کی

بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔¹³ اس یکساںگی اثر کو نکال دیں تو خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پچھلے سال سے لگ بھگ 75 فیصد بڑھی اور بجلی، تیل اور گیس کی دریافت اور مالی کاروبار میں زیادہ آمد رقوم ریکارڈ کی گئی۔ ان رقوم کی آمد سے دیگر شعبوں میں کمی کی جزوی طور پر تلافی ہو گئی (جدول 5.3)۔

جزوار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ زیر جائزہ مدت کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم چین کی جانب سے آئیں جو سی بی کے متعلق جاری منصوبوں کے لیے تھیں۔

ان رقوم کی آمد میں اضافے سے ملک کی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں چین کا حصہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 10.2 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 24.9 فیصد ہو گیا (شکل 5.9)۔ سی بی کے مد میں چین سے آنے والی رقوم کے علاوہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری زیادہ تر مالی کاروبار، تیل اور گیس کی تلاش اور مواصلات کے شعبوں میں مرکوز رہی۔

سی بی اپنے دوسرے مرحلے میں داخل ہو گیا ہے اور اب منصوبوں کا زور انفراسٹرکچر کی ترقی سے ہٹ کر صنعتی ترقی، زرعی میکانیت، سیاحت، ہائی ٹیک

¹³ مالی سال 20ء میں ایک سیلبر کیٹی گوری کلائنٹس کی تجدیدی فیس ادا کرنے کے لیے اپنی بیزنس سیٹنگ سے رقوم ملی تھیں۔

جدول 5.3: پہلی سہ ماہی میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد لحاظ شعبہ

ملین ڈالر

مطلق تبدیلی	م 20ء	م 21ء	غذا
-3.1	5.6	8.7	ٹیکسٹائل
-12.4	5	17.3	تعمیراتی
-2.7	-5.4	-2.8	تیل اور گیس کی تلاش
27.4	67.2	39.8	دواؤں اور اورڈی کاؤنٹر مصنوعات
-9	4.7	13.8	برقی مشینری
-28.5	36.5	65	الیکٹرانکس
9.9	0.4	-9.5	ٹرانسپورٹ کا سامان
-5.1	-0.7	4.4	بجلی
81.1	113.3	32.3	موصلات
-269.9	37.5	307.4	مالی کاروبار
71.8	102.5	30.7	دیگر
10.5	49	38.5	مکمل
-129.8	415.7	545.5	

ماخذ: اسٹیٹ بینک

پروسیسنگ کو سہل بنانے کے سلسلے میں اہم اقدامات کیے گئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں 2020ء میں کاروبار کرنے کی آسانی کی درجہ بندی میں 190 ممالک میں پاکستان 108 ویں نمبر پر ہے اور اس طرح 2019ء کے مقابلے میں 28 درجے اوپر آیا ہے۔¹⁴ اسٹیٹ بینک نے بیرونی سرمایہ کاروں کے لیے نفع اور منافع منقسمہ اور اخراج سرمایہ کاری کی آمدنی کو واپس بھیجنے کا طریقہ کار بھی سادہ بنا دیا ہے۔ نئے طریقہ کار کے تحت سرحد پار ادائیگیاں کمرشل بینک براہ راست کر سکتے ہیں، اس کے لیے اسٹیٹ بینک سے رجوع کرنے کی ضرورت نہیں۔¹⁵

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

کووڈ کے آغاز کے ساتھ ہی ابھرتی ہوئی منڈیوں سے جزدانی سرمایہ تیزی سے نکلنا شروع ہو گیا۔ سرمایہ کاروں نے اپنے جزدان ایکویٹی سے ہٹا کر محفوظ اثاثوں جیسے امریکی ڈالر اور سونے میں منتقل کرنا شروع کر دیے جس کا مقصد ایکویٹی مارکیٹ

میں تعمیر پذیری کی متوقع پیش بندی تھی۔ اگرچہ ابھرتی ہوئی معیشتوں میں منڈیاں وبا کے ابتدائی دنوں کے مقابلے میں کسی حد تک سنبھل گئیں تاہم وبا کی نئی لہروں کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت کے باعث بیرونی سرمایہ کاروں کی جانب سے جزدانی سرمایہ کاری کا اخراج جاری رہا۔ اس دوران امریکی ڈالر اہم کرنسیوں کے مقابلے میں کمزور ہونے لگا جس سے سونے کی طلب مزید بڑھ گئی اور اس کی قیمت میں اضافے کا دباؤ پڑا (شکل 5.10)۔¹⁶ مزید برآں، وبا کے دوران ملکی معیشتوں کو تحریک دینے کے لیے مرکزی بینک تیزی سے شرح سود میں کٹوتیاں کر رہے تھے۔ کم یافت کی بنا پر قرضہ مارکیٹ کے سرمایہ کاروں کی حوصلہ شکنی ہوئی ہوگی کیونکہ بانڈ کی قیمتیں بڑھنے لگیں جس سے یافتیں کم ہو گئیں۔

اس پس منظر میں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری پست رہی اور قرضہ اور ایکویٹی مارکیٹس دونوں سے رقوم کا اخراج ہوا۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرضہ تسکات میں بلند بیرونی سرمایہ کاری کے برعکس مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 37.4 ملین ڈالر کا اخراج ہوا۔ اسی طرح بیرونی جزدانی سرمایہ کاروں نے بھی اس سہ ماہی میں ایکویٹی سے 117.7 ملین ڈالر نکال لیے (شکل 5.11 الف)۔ علاقائی کارکردگی کے لحاظ سے پاکستان کی ایکویٹی مارکیٹ کچھ دیگر ایشیائی ایکویٹی مارکیٹوں سے بہتر رہی جس سے وبا کے دوران ملک قدرے بہتر معاشی انتظام کی عکاسی ہوتی ہے (شکل 5.11 ب) مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ایکویٹی مارکیٹ بحال ہو چکی تھی اور کے ایس ای 100 اشاریہ لگ بھگ 17.9 فیصد اوپر جا چکا تھا۔

خاص واجبات

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک میں صرف 31.0 ملین ڈالر کے قرضے آئے جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں 95.1 ملین ڈالر کے قرضے آئے تھے۔ پست خالص آمد رقوم کے اسباب یہ تھے: (i) مرکزی بینک کی جانب سے دو طرفہ قرضے کی واپسی؛ اور (ii) کمرشل بینکوں کی جانب سے مختصر مدتی زرمبادلہ قرضوں کی

¹⁴ ماخذ: عالمی بینک کا کاروبار کرنے کا اشاریہ 2020ء۔

¹⁵ sbp.org.pk/epd/2020/FEC5.htm

¹⁶ ستمبر 2020ء میں سونے کی قیمت 1893 ڈالر فی اونس تھی جبکہ جولائی 2019ء میں 1466 ڈالر فی اونس رہی تھی۔

دو طرفہ قرضوں کے علاوہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں عالمی مالی اداروں (آئی ایم ایف کے علاوہ) کی جانب سے فراہم کردہ رقم گذشتہ برس کی اسی مدت سے زیادہ تھیں۔ عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور ایشیائی انفراسٹرکچر سرمایہ کاری بینک جیسے بڑے عالمی مالی اداروں کی طرف سے مسلسل مدد حکومت کی قرض واپسی کی لاگت کے حوالے سے نیک ٹنگون ہے۔

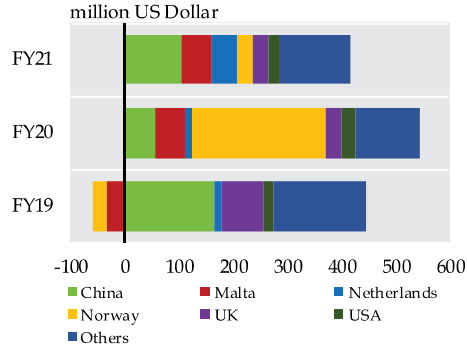
5.2 شرح مبادلہ اور ذخائر

توازن ادائیگی کی صورت حال کے مطابق دوران سہ ماہی زر مبادلہ کے ذخائر 2.6 فیصد بڑھ کر آخر ستمبر 2020ء تک 19.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ ان ذخائر میں اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ ذخائر 0.2 فیصد بڑھ کر 12.2 ارب ڈالر ہو گئے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دستیاب رقم قرض کی واپسی کے لیے کافی تھیں۔ اس دوران مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں کرنشل بینکوں کے سیال زر مبادلہ ذخائر 7.1 فیصد بڑھ کر 7.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئے اور دوران سہ ماہی ملک کی مجموعی ذخائر کی صورت حال نیز شرح مبادلہ کی حرکت کے تعین میں بنیادی کردار ادا کیا۔

روپے کی مساوات (بیرونی مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ڈالر کے مقابلے میں 1.4 فیصد بڑھی جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پچھلے سال جو اضافہ ہوا تھا وہ بنیادی طور پر ای ایف ایف کی پہلی قسط کی وصولی، آئی ایم ایف پروگرام کے آغاز کے بعد عالمی مالی اداروں سے دوبارہ رابطے، مئی 2019ء میں مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کا نظام اختیار کیے جانے کے بعد جاری کھاتے میں بہتری اور قرضہ تنسکات میں جزوئی رقم کی آمد کی وجہ سے تھا۔ روپے کی قدر میں اضافے کا یہ میلان فروری 2020ء تک جاری رہا جب تک کووڈ 19 شروع نہ ہو گیا۔ اس کے بعد مارچ تا جون 2020ء میں روپے کی قیمت کچھ گر گئی گو کہ یہ گراؤ برازیل، روس، جنوبی افریقہ اور ترکی جیسی اہم ابھرتی ہوئی منڈیوں میں ہونے والی گراؤ سے نسبتاً کم تھی۔

تاہم مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں روپے کی قدر میں اضافے کو جاری کھاتے کے توازن اور جون 2020ء اور اس کے بعد کرنشل بینکوں کے بیرون ملک تجارتی

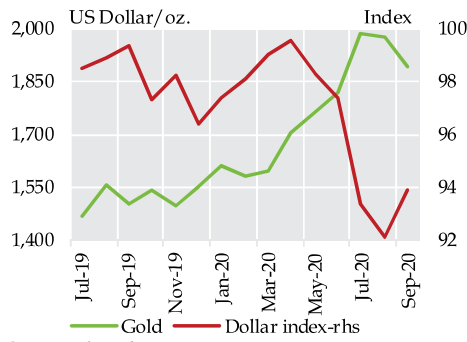
شکل 5.9: پہلی سہ ماہی میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بلحاظ ملک



Source: State Bank of Pakistan

واپسی (شکل 5.12)۔ تاہم حکومت پر خالص واجبات کے بوجھ میں دوران سہ ماہی اضافہ دیکھا گیا۔

شکل 5.10: امریکی ڈالر انڈیکس کی قدر اور سونے کی قیمتیں

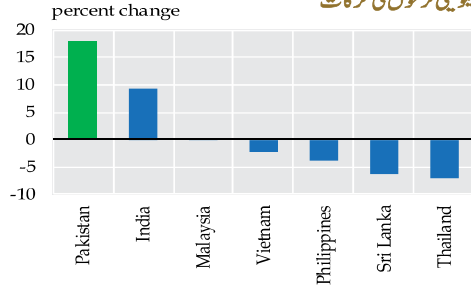


Source: Bloomberg

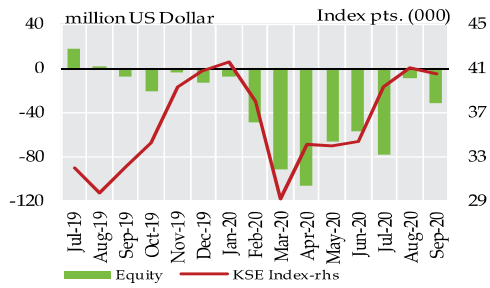
سرکاری رقم کی آمد کے حوالے سے حکومت کے قرضے سرکاری ذخائر پر کوئی اثر ڈالے بغیر اپنے اور مرکزی بینک دونوں کے قرضوں کی واپسی کے لیے کافی تھے۔¹⁷ مجموعی لحاظ سے حکومت نے مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.9 ارب ڈالر قرض لیے جو گذشتہ سال سے تھوڑا کم تھا۔ حکومت کی پچھلے سال کی قرض گیری پر آئی ایم ایف کی 991.4 ملین ڈالر کی قسط غالب تھی جبکہ اس سال حکومتی قرض گیری 1.1 ارب ڈالر کے دو طرفہ قرضوں پر مشتمل تھی (شکل 5.13)۔

¹⁷ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں تقریباً کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور آخر ستمبر 2020ء میں اسٹیٹ بینک کے ذخائر 12.2 ارب ڈالر تھے۔

شکل 5.11: مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ایشیائی منڈیوں میں ایکویٹی نرخوں کی حرکات



شکل 5.11 الف: ایکویٹی سرمایہ کاری اور کے ایس سی 100 انڈیکس



Source: SBP, Pakistan Stock Exchange & Bloomberg

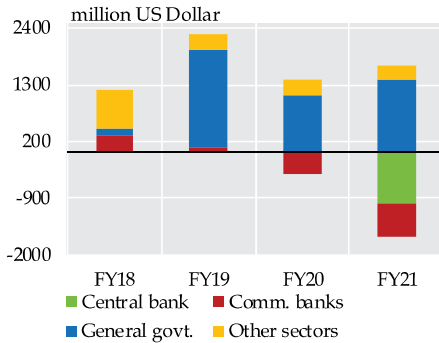
موقف کی سمت معاشی استحکام کے حصول کی جانب تھی، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی اور زرعی پالیسیاں مالی سال 20ء کے آخر میں کووڈ کے باعث سکڑاؤ کے بعد نمونے اچھا اور طویل مدتی سرمایہ جاتی سرمایہ کاریوں کی حوصلہ افزائی کے لیے مربوط کی گئیں۔ اس پالیسی موقف اور اس کے ہمراہ غیر توانائی اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور زرعی اجناس کی دستیابی میں رسدی مسائل دوران سہ ماہی درآمدات میں اضافے کا باعث بنے (شکل 5.17)۔

نوسر و توازن کارجمان معکوس ہونے سے تقویت ملی (شکل 5.14 الف)۔ تجارتی نوسر وز کے تحت آنے والی رقوم نے کمرشل بینکوں (اسٹیٹ بینک کے بجائے) کے ذخائر میں اضافہ کیا اور بین الاقوامی مارکیٹ میں شرح مبادلہ کی سیالیت بہتر بنادی۔ ان حالات میں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں روپے کی قدر ڈالر کے مقابلے میں بڑھ گئی (شکل 5.14 ب)۔

درآمدات بڑھ رہی تھیں جبکہ برآمدات گزشتہ برس کی سطح پر مستحکم تھیں۔ بہر حال برآمدات ایک شکل کی بحالی کی عکاس تھیں اور کووڈ سے متاثرہ چوتھی

تاہم مساوات میں اس اضافے کے باوجود نامیہ مؤثر شرح مبادلہ (NEER) مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.7 فیصد کم ہو گئی جبکہ مالی سال 20ء کی اسی مدت میں 0.3 فیصد بڑھی تھی (شکل 5.15)۔ ڈالر کے مقابلے میں کئی تجارتی شراکت داروں کی کرنسیوں کی قیمت میں اضافے کی رفتار ڈالر کی نسبت روپے کی قیمت میں اضافے سے زیادہ رہی جس کے نتیجے میں نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں کمی آئی۔ اس دوران حقیقی مؤثر شرح مبادلہ (REER) مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.2 فیصد بڑھ گئی۔ پاکستان کے تجارتی شراکت دار ممالک میں مہنگائی کے مقابلے میں بلند ملکی مہنگائی اس سہ ماہی میں حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں اضافے کا سبب بنی۔

شکل 5.12: پہلی سہ ماہی میں خالص واجبات



Source: State Bank of Pakistan

5.3 تجارتی کھاتہ¹⁸

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں دو سال میں پہلی بار تجارتی خسارہ سال بسال بنیاد پر بڑھا اور 5.8 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ اس کا بنیادی سبب درآمدات میں کمی کے رجحان کا معکوس ہو جانا تھا (شکل 5.16)۔ گزشتہ سال کے برخلاف جب پالیسی

¹⁸ یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کے سسٹم اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ اس سیکشن میں درج معلومات ادائیگیوں کے ریکارڈ کے اعداد و شمار سے مطابقت نہیں رکھتی جس سیکشن 5.1 میں دیے گئے ہیں۔ ان دونوں ڈیٹا سیریز میں فرق کو سمجھنے کے لیے دیکھیے ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح۔

طور پر ساحلی شہر کراچی میں ریکارڈ بارشوں نے ملک کے اندر نقل و حمل کی سرگرمیاں معطل کر دی تھیں۔¹⁹

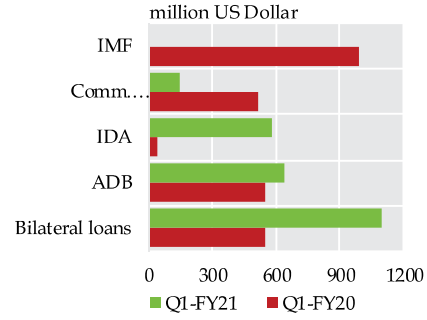
اہم مصنوعات میں نیٹسٹائل اور سینٹ کی برآمدات میں سال بسال نمودار کی گئی جس سے غذائی ایشیا اور مختلف دیگر تیار شدہ مصنوعات کی کمزور برآمدات کی جزوی طور پر تلافی ہو گئی (شکل 5.19)۔ اس دوران پاکستانی برآمدات وصول کرنے والے مختلف ممالک کے امداد شمارے ظاہر ہوتا ہے کہ سہ ماہی کے دوران ترقی یافتہ معیشتوں (امریکہ، برطانیہ اور یورپی یونین 27) کو جانے والی برآمدات میں سال بسال اضافہ ہوا (شکل 5.20) جس کا بنیادی سبب نیٹسٹائل کی بلند برآمدات تھیں۔ اس کے برعکس برآمدات میں زیادہ تر سال بسال جمہوریہ متحدہ عرب امارات اور چین کو جانے والی برآمدات کی وجہ سے آیا جس میں چاول اور سوئی دھاگے کا کردار سب سے زیادہ تھا (جیسا کہ ذیل میں بحث کی گئی ہے)۔ جنوبی ایشیا کے خطے کے اندر افغانستان کو جانے والی برآمدات مستحکم رہیں جس کا سبب مشرق وسطیٰ کی روایتی ماریٹائم کو جانے والا چاول اُدھر چلا گیا جبکہ بنگلہ دیش کو ملبوسات کی پست درآمدات سے مجموعی برآمدات میں دوران سہ ماہی کمی آئی۔

قدر اضافی کے حامل جز نے مجموعی ٹیکسٹائیل برآمدات کو بڑھا دیا

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں نیٹسٹائل کے شعبے کی برآمدی کارکردگی کووڈ سے متاثرہ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کے مقابلے میں بہتر ہو گئی اور برآمدی قدریں 2.9 فیصد بڑھ کر 3.5 ارب ڈالر سال بسال تک پہنچ گئیں؛ سہ ماہی بہ سہ ماہی بنیاد پر نمواس سے کہیں زیادہ یعنی 64.1 فیصد تھی۔ سٹم ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سال بسال نمونہ زیادہ تر بلند اکائی قدروں کی وجہ سے ہوئی۔

یورپی یونین 27 مارکیٹ (برطانیہ کو نکال کر) ایک دشوار ماحول پیش کر رہی تھی کیونکہ کووڈ کی دوسری اور تیسری لہر کے دوران غیر یقینی خرید و فروشی کے باعث اس بلاک کی ملبوسات کی مجموعی درآمدات نمایاں طور پر گرتی رہیں۔ اس سہ ماہی میں پاکستان سے اس بلاک نیز بعض دیگر سپلائرز کی ملبوسات کی درآمدات کم ہوئیں

شکل 5.13: اہم ذرائع سے حکومت کے مجموعی سرکاری قرضے



Source: SBP & Economic Affairs Division (GoP)

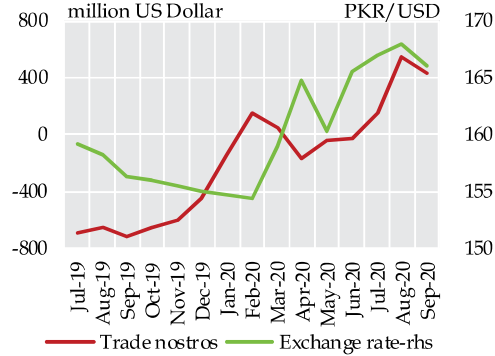
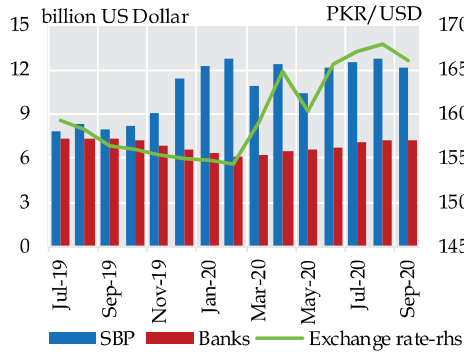
سہ ماہی مالی سال 20ء کے مقابلے میں خاصی زیادہ تھیں (شکل 5.18 الف)۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان ان معیشتوں میں سے تھا جن کی برآمدات سہ ماہی بہ سہ ماہی بنیاد پر مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں زیادہ بھرپور انداز میں بحال ہوئیں (شکل 5.18 ب)۔ کووڈ کیسز کو قابو میں رکھنے میں پاکستان کی نسبتاً بہتر کارکردگی سے مالی سال 21ء کے آغاز سے لاک ڈاؤن نرم کرنے کا موقع ملا جس سے صنعتی اور نقل و حمل کی سرگرمیاں بحال ہو گئیں۔ جون جون سہ ماہی آگے بڑھی نیٹسٹائل، سینٹ اور ادویات جیسی صنعتوں کے برآمدی حجم بھی بہتر ہونے لگا۔ ان شعبوں کی بہتر برآمدی کارکردگی نے غذائی اجناس خصوصاً چاول کی کمزور برآمدات کی جزوی طور پر تلافی کر دی۔

برآمدات

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ملک کی برآمدات بحال ہو کر 5.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ کووڈ سے متاثرہ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں 14 سال کی پست ترین سطح 4.0 ارب ڈالر پر تھیں۔ تاہم سال بسال بنیاد پر برآمدات پچھلے سال کی تقابلی سطح پر مستحکم رہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جولائی اور ستمبر 2020ء دونوں میں سال بسال بنیاد پر برآمدات بڑھی تھیں لیکن پہلی سہ ماہی کی مجموعی برآمدات اگست 2020ء میں 14.8 فیصد کمی کی وجہ سے نیچے آ گئیں، کیونکہ اگست میں خاص

¹⁹ سال بسال بنیاد پر برآمدات جولائی میں 6.1 فیصد بڑھی تھیں، اس کے بعد اگست میں کم ہوئیں اور ستمبر 2020ء میں پھر 6.9 فیصد بڑھ گئیں۔

شکل 14. الف: بینکوں کے تجارتی نوٹس و ذرا اور شرح مبادلہ کارجمان شکل 14. ب: روپے کی شرح مبادلہ اور سیال زر مبادلہ ذخائر



Source: State Bank of Pakistan & Haver Analytics

قابل ذکر ہے کہ ماسک اور دیگر بیشتر ذاتی تحفظ کے آلات خصوصاً سوئی گاڈن مذکورہ بالا دو زمروں میں آتے ہیں۔

(جدول 5.4) تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان سے درآمدات میں گراؤٹ دیگر بیشتر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی نسبت کافی کم ہوئی۔

کم قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل مصنوعات کے جزی میں جو دھاتے اور ریشے پر مشتمل ہے، پاکستان کی برآمدات اس سرمایہ میں 21.2 فیصد گھٹ کر 627.5 ملین ڈالر رہ گئیں۔ جزوار اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ چین کو دھاگے کی برآمدات میں جم کے لحاظ سے بہت کمی آئی۔ امریکہ کے ساتھ چین کے جاری تجارتی تنازعات اور اس کے ہمراہ عمومی طور پر ملبوسات کی عالمی طلب میں کمی نے چینی ٹیکسٹائل صنعت کی قدرتی زنجیر کو متاثر کیا ہے اور ٹیکسٹائل خام مال کے لیے اس کی درآمدی طلب کم کر دی ہے۔²⁰ اسی طرح پاکستان کی ریشے کی کل برآمدات بنگلہ دیش کو جانے والے سامان کی کمی کی بنا پر گھٹ گئیں کیونکہ بنگلہ دیش کی سوئی خام مال کی اپنی درآمدی طلب آخر جولائی تک بلند ذخائر کی دستیابی کی بنا پر پست تھی۔²¹

یورپی یونین 27 کی طرح امریکہ نیز برطانیہ سے بھی ملبوسات کی درآمدی طلب کافی کمزور تھی۔ تاہم مختلف پہلو یہ ہے کہ اس سرمایہ کے دوران ان دونوں ممالک نے پاکستانی ایشیا سازوں سے اپنی درآمدات میں خاصا اضافہ کیا (شکل 5.21)۔ پاکستانی برآمد کنندگان (بشمول دیگر اہم ٹیکسٹائل ساز ممالک کے برآمد کنندگان) امریکی ملبوسات مارکیٹ سے چین کے ہٹ جانے نیز کووڈ کی بنا پر بھارت میں رسدی تعطل سے فائدہ اٹھاتے رہے۔

دریں اثناء گھریلو ٹیکسٹائل ایشیا کی پاکستانی برآمد۔ جو بستر کی چادروں اور تولیے پر مشتمل ہے۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 6.2 فیصد بڑھ کر 829.9 ملین ڈالر تک پہنچ گئی جبکہ دیگر ٹیکسٹائل سامان اور ٹیکسٹائل کی بنی ہوئی ایشیا کی برآمدات میں 33.5 فیصد کا مجموعی اضافہ ہوا اور وہ 314.3 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ یہ بات

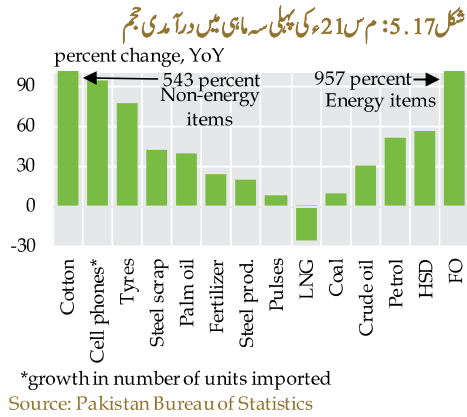
²⁰ چین کی کپاس اور کپاس پر مبنی خام مال کی درآمدات میں جولائی 2020ء کو ختم ہونے والے سال میں 26.0 فیصد کمی بھاری کی ہوئی جبکہ ملک کے اندر آخر میں کپاس کا اسٹاک جولائی 2019ء میں سال کے آغاز سے 3.4 فیصد زیادہ تھا (ماخذ: کاشن ورلڈ مارکیٹس اور ٹریڈ رپورٹ اکتوبر 2020ء، یو ایس ڈی اے)۔

²¹ آخر جولائی 2020ء تک بنگلہ دیش کے کپاس کا آخری اسٹاک 526000 میٹرک ٹن تھا جو آخر جولائی 2019ء کے اسٹاک 388000 میٹرک ٹن سے زیادہ تھا (یو ایس ڈی اے 2020ء کاٹن ورلڈ مارکیٹس اینڈ ٹریڈ رپورٹ اکتوبر 2020ء)۔ واٹکن ڈی سی: امریکی محکمہ زراعت۔ اس سے اس ملک کی کپاس اور کپاس پر مبنی مصنوعات (HS Code 52) کے تحت کی درآمدی طلب کم ہو گئی؛ یکم دسمبر 2020ء کے آئی ٹی سی ڈیٹا کے مطابق مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یہ درآمدات جم کے لحاظ سے 95.3 فیصد گر گئی تھیں۔ بنگلہ دیش کی درآمدی طلب میں کمی کے مطابق پاکستان کی کپڑے اور دھاگے کی اس ملک کو جانے والی برآمدات کا حجم اس مدت میں بائیس فیصد اور 43.7 فیصد اور 10.9 فیصد گھٹ گیا۔

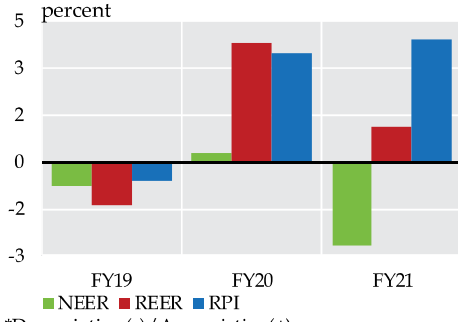
مہلت 180 دن کی تھی۔²² اس دعوے کو سہ ماہی کے دوران بیرون ملک پاکستانی بینکوں میں نوٹس ور قوم میں اضافے سے بھی تقویت ملتی ہے (سیکشن 5.2)۔ دوم، امکان ہے کہ بعض برآمد کنندگان فارورڈ مارکیٹ میں اپنی برآمدی آمدنی کو فروخت کر رہے ہیں؛ ان سوڈوں سے بین الینک مارکیٹ میں زرمبادلہ کی سیالیت بڑھ جائے گی لیکن جب تک فارورڈ معاہدوں کا تصفیہ نہ ہو جائے تب تک برآمدات کے اعداد و شمار میں ریکارڈ میں نہیں آئیں گے۔

بلند عالمی اکائی قیمتوں نے پاکستانی چاول کی طلب گھٹا دی سہ ماہی کے دوران ملک کی چاول کی برآمدات 23.5 فیصد گر کر 808.4 ملین ڈالر رہ گئیں اور باسستی اور غیر باسستی دونوں کے پست برآمدی حجم کم برآمدی قدر کا باعث بنے۔

پاکستان نیز دیگر اہم سپلائرز جیسے تھائی لینڈ اور ویت نام سے بھی غیر باسستی چاول کی اقسام کی عالمی قیمتیں اس سہ ماہی میں بلند تر تھیں جس کا سبب نئی فصلوں کی آمد سے قبل رسد کے مسائل تھے۔ بلند قیمتوں سے چاول کے اہم درآمد کنندگان کو، خصوصاً فریبی معیشتوں کو جو مالیاتی طور پر مشکلات کا شکار ہیں، ترغیب ملی کہ پست ترین لاگت کے حامل سپلائر یعنی بھارت سے خریداری کریں۔ ملک میں نسبتاً زیادہ اسٹاک کی دستیابی کے پیش نظر بھارتی برآمد کنندگان اس قابل تھے کہ چاول



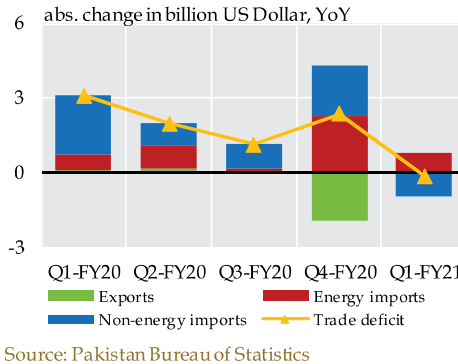
شکل 5.15: پہلی سہ ماہی میں مؤثر شرح مبادلہ میں تبدیلی*



ٹیکسٹائل شعبے کی برآمدی کارکردگی۔ خصوصاً ملبوسات، گھریلو ٹیکسٹائل اور دیگر سوتی ٹیکسٹائل۔ ابھی تک چکدار معلوم ہوتی ہیں تاہم یہ کارکردگی ابھی تک ملک کی زرمبادلہ کی وصولیوں کی شکل میں سامنے نہیں آئی ہے۔ خاص طور پر مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی ٹیکسٹائل برآمدی آمدنی (اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کے مطابق) 10 فیصد سال بھر کم ہو گئی۔ اس کی چند ایک ممکنہ توضیحات ہیں۔

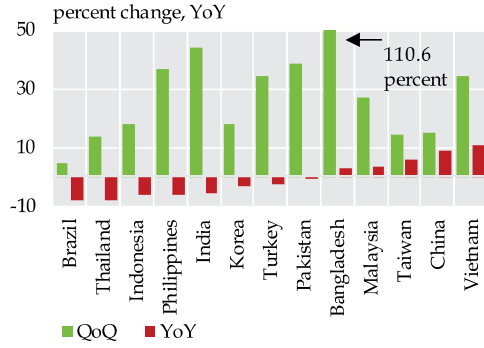
اول، منقولی شواہد سے ظاہر ہے کہ برآمد کنندگان اسٹیٹ بینک کی کووڈ سے متعلق عارضی ضوابطی رعایات استعمال کر رہے ہیں جس سے انہیں برآمدی وصولیوں کو اپنی اشیاء برآمد کرنے کے بعد 270 دن تک رکھنے کی اجازت دی گئی تھی جبکہ پہلے یہ

شکل 5.16: تجارتی خسارے میں تبدیلی کے اجزا

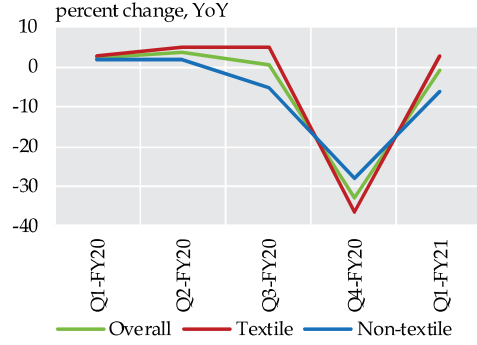


²² دیکھیے ای بی ڈی سرکلر نمبر 7 برائے 2020ء، تاریخ 20 مارچ 2020ء۔

شکل 5.18: م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں اجماعی منڈیوں کی برآمدی نمو



شکل 5.18 الف: پاکستان کی برآمدی نمو کا رجحان



Source: Pakistan Bureau of Statistics & Haver Analytics

5.23 (ب) جس کے ساتھ اس کا پہلے ہی بار جیسا تجارتی کمیزم قائم ہے۔ مشرق وسطیٰ کی دیگر روایتی اور یورپی منڈیوں کو پاکستان کی باسستی کی برآمدات بھی قدرے کمزور ہیں اور زیادہ تر برآمد کنندگان کا مارکیٹ کا حصہ بھارتی خریدوں کو مل گیا۔²⁴

سیمینٹ کا برآمدی حجم سات سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا

دوران سہ ماہی دیگر اہم ایشیا میں سیمینٹ کی برآمدات میں 8.3 فیصد کی معقول نمو ہوئی اور وہ 72.3 ملین ڈالرن تک پہنچ گئیں جس کا سبب برآمدی حجم کی سات سال کی بلند ترین سطح تھی۔ جزوار اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کلکتہ (سیمینٹ کی تیاری میں استعمال ہونے والا خام مال) کا برآمدی حجم روایتی منڈیوں جیسے سری لنکا، چین اور بنگلہ دیش کو جانے والے برآمدات میں خاصا تھا۔ مقامی ذرائع سے معاشی نمو اخذ کرنے کے لیے چین کے ”دوہری گردش“ (dual circulation) ماڈل کا

کی قیمت کافی کم رکھ سکیں۔²³ نتیجے کے طور پر بھارت اس سہ ماہی میں کافی زیادہ مقدار برآمد کرنے میں کامیاب رہا (شکل 5.22 اور 5.23 الف)۔

باسستی اقسام میں پاکستان کا متحدہ عرب امارات کو برآمدات کا حجم مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 77.4 فیصد سال بسال گھٹ گیا۔ صرف متحدہ عرب امارات کو برآمد میں یہ کمی اس عرصے کے دوران پاکستان کی مجموعی باسستی برآمدات میں تقریباً 62 فیصد کمی کی ذمہ دار تھی۔ منقولی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ پچھلے برس پاکستان ایران کی چاول کی کچھ طلب بالواسطہ طور پر اس طرح پوری کر رہا تھا کہ چاول متحدہ عرب امارات کو بھیجا جا رہا تھا جہاں سے وہ ایران روانہ ہو رہا تھا۔ اس سال ایران میں توازن ادائیگی کے سنگین ہوتے ہوئے مسئلے کی وجہ سے اس قسم کے سودوں کے لیے زر مبادلہ کی ادائیگی کے چینلز محدود ہو گئے اور بالآخر ان کی عکاسی متحدہ عرب امارات کو پاکستان کی پست برآمدات میں ہوئی۔ اس کے بجائے بظاہر ایران نے اپنی چاول کی طلب بھارت سے پوری کرنا شروع کر دی (شکل

²³ مالی سال 2019-20ء میں بھارت میں چاول کی پیداوار 1.7 فیصد زیادہ ہوئی تھی جبکہ پاکستان میں 1.4 فیصد کم ہوئی تھی (ماخذ: یو ایس ڈی اے 2020ء۔ ورلڈ ایگریکلچرل پروڈکشن رپورٹ اکتوبر 2020ء۔ واٹکنشن ڈی سی: امریکی محکمہ زراعت)۔ گذشتہ چار برسوں (2016-17ء، 2017-18ء، 2018-19ء، 2019-20ء) میں بھارت میں چاول کا اہتمامی انماک 9.9 فیصد کی مرکب سالانہ شرح نمو (CAGR) سے بڑھ چکا تھا۔ مزید برآں، یو ایس ڈی اے بھارت میں چاول کی ریکارڈ فصل نیز رواں سال (2020-21ء) کے لیے چاول کی ریکارڈ برآمدات کی پیش گوئی کر رہا ہے (ماخذ: یو ایس ڈی اے 2020ء۔ گرین ورلڈ ٹریڈ رپورٹ اکتوبر 2020ء۔ واٹکنشن ڈی سی: امریکی محکمہ زراعت)۔

²⁴ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ستمبر 2020ء میں بھارت نے یورپی یونین نے ایک دعویٰ دائر کیا اور اپنے شمالی صوبوں میں اگائے جانے والے باسستی چاول کے لیے ایک خصوصی جو گرائنڈ انڈیکس (GI) ٹیگ کی درخواست دی۔ جی آئی ٹیگ اس امر کا اعتراف ہوتا ہے کہ اس مصنوع میں ممتاز خواص ہیں جو اس علاقے سے مخصوص ہیں جہاں وہ پیدا ہو رہی ہے۔ اگر یورپی یونین نے بھارت کا دعویٰ تسلیم کر لیا تو پاکستان اپنے چاول کو یورپی یونین میں ’باسستی‘ کے نام سے فروخت نہیں کر سکے گا۔ پاکستانی چاول کے برآمد کنندگان اور حکومت اس وقت باسستی چاول کے لیے بھارت کے جی آئی ٹیگ کے دعوے کو چیلنج کر رہے ہیں۔

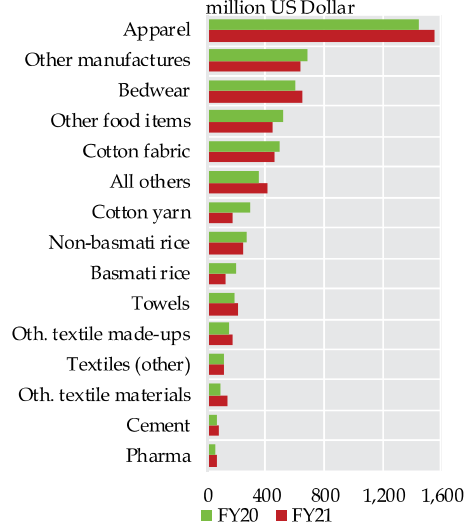
18ء کی پہلی سد مہائی کے بعد پہلی بار بڑھیں جس کا سبب سیل فون، پام آئل، خام کپاس اور بجلی پیدا کرنے والی مشینری تھی۔ یہ درآمدات اس سد مہائی میں نرغ بڑھانے والی توانائی کی پست درآمدات کے اثر پر غالب رہیں (جدول 5.5)۔

درآمدات کے تقریباً تمام زمروں میں ایک مشترکہ پہلو حجم میں اضافہ تھا۔ حجم میں سد مہائی بہ سد مہائی نمودار کے کم ہونے کے بعد معاشی سرگرمیوں کی بحالی اور مضبوط روپے سے منسوب کیا جاسکتا ہے جس سے اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں میں کچھ ریلیف ملا۔²⁶

دریں اثنا سال بسال نمودار درج ذیل اہم عوامل سے منسوب کی جاسکتی ہے: پست شرح سود کا ماحول؛ منفی زریعی رسد کی دھچکے اور کووڈ کی دوسری لہر کے خدشے کے باعث سردیوں کی طلب پوری کرنے کے لیے غذائی درآمد کنندگان کی جانب سے پیشگی خریداری²⁷ کپاس کی ملکی پیداوار میں کمی اور برآمدی ٹیکسٹائل شعبے کی جانب سے طلب کا گھٹنا جس کے نتیجے میں ٹیکسٹائل درآمدات بڑھ گئیں؛ بجلی کے شعبے میں بلند مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم جس کی بنا پر سی بیک کے تحت منصوبوں کے لیے بجلی پیدا کرنے والی مشینری درآمد کی گئی؛ تعمیراتی سرگرمیوں پر بڑھے ہوئے اخراجات، سڑکوں پر زیادہ نقل و حمل اور سرگرمیوں کے دوران بجلی کی طلب انتہائی بلند ہونے کے باعث توانائی کی مصنوعات کی طلب میں اضافہ۔

مقامی صنعتی پیداوار کو سہارا دینے کے لیے حکومت کی جانب سے گنجائشی پالیسی ماحول نے بھی مالی سال 21ء کی پہلی سد مہائی میں درآمدات کو بڑھانے میں کردار ادا کیا ہو گا۔ ایک طرف اس کی عکاسی سرمایہ جاتی سرمایہ کاریوں کے لیے رعایتی قرض گاری اور دوسری جانب سٹیم ڈیوٹی میں کمی یا ملکی استعمال کے لیے درآمد کی جانے والی خام مال کی کچھ ایشیا اور درمیانی مصنوعات جیسے خوردنی تیل اور بیجوں، خام کپاس

شکل 5.19: پہلی سد مہائی میں پاکستان کی اہم برآمدات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

ایک کلیدی حصہ انفراسٹرکچر میں بھاری سرکاری سرمایہ کاری ہے جو کووڈ کے بعد اس کی معیشت کو بڑھانے کے لیے سیمنٹ کی پیداوار اور تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے پر منتج ہوا۔²⁵ جہاں تک سری لیکا کا تعلق بظاہر ایک تبدیلی آ رہی تھی جس کے تحت اس ملک نے پاکستان سے بھاری حجم کا کلنگر درآمد کیا لیکن تیار شدہ پورٹ لینڈ سیمنٹ کی خریداری کم کر دی۔

درآمدات

مالی سال 21ء کی پہلی سد مہائی میں درآمدات معمولی سی یعنی 0.8 فیصد بڑھ کر 11.3 ارب ڈالر ہو گئیں جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی سد مہائی میں 20.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔ قدر میں اضافہ سارے سارے غیر توانائی درآمدات کی وجہ سے آیا جو مالی سال

²⁵ مالی سال 21ء کی پہلی سد مہائی میں چین میں مقامی سیمنٹ کی پیداوار 6.0 فیصد بڑھی جو مالی سال 20ء کی پہلی سد مہائی کی شرح 5.6 فیصد سے زیادہ تھی (ماخذ: بیور اٹالیٹکس)۔

²⁶ ای این ایم اشاریہ مالی سال 20ء کی چوتھی سد مہائی میں 30.6 فیصد سد مہائی بہ سد مہائی کم ہونے کے بعد مالی سال 21ء کی پہلی سد مہائی میں 28.7 فیصد بڑھ گیا۔ یکم اپریل 2020ء اور 30 ستمبر 2020ء کے درمیان روپے کی قیمت 0.7 فیصد بڑھی جبکہ 2019ء کی اسی مدت میں اس میں 9.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مالی سال 21ء کی پہلی سد مہائی میں اجناس کی اوسط عالمی قیمت کے اشاریے 5.6 فیصد سالانہ اور 4.5 فیصد سد مہائی بہ سد مہائی بڑھے (ماخذ: عالمی بینک)

²⁷ پاکستان، اردن، مراکش اور چین سمیت دنیا کے بیشتر ممالک کووڈ 19 کیسز میں اضافے کے ساتھ غذائی ایشیا ذخیرہ کرتے رہے ہیں۔ مزید یہ کہ طلب سے تحریک پانے والی غذائی ایشیا کی عالمی قیمتوں نے بھی غذائی درآمد کنندگان کو پیشگی خریداری کی ترغیب دی ہے۔

جدول 5.4: پہلی سہ ماہی میں امیرتی منڈیوں سے 27-BU کی بلوسات کی درآمد کے حجم میں نمو

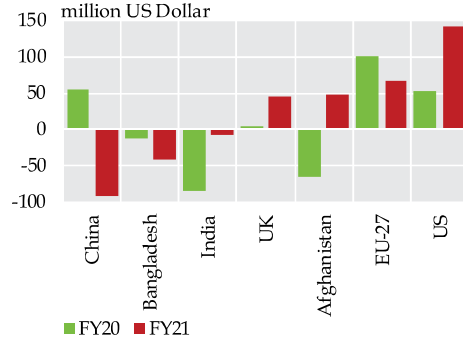
نصد	م 20ء	م 21ء
بھارت	0.6	-18.1
چین	-1.0	-17.6
کیرڈیا	-9.6	-24.0
انڈونیشیا	-0.9	-17.7
ویت نام	1.2	-3.8
بنگلہ دیش	-1.9	-9.7
ترکی	5.7	5.7
تھائی لینڈ	-1.9	-2.7
پاکستان	7.4	-5.9
جمہوری (ایشیائی-ای پی 27)	0.6	-11.0

ماخذ: ایورڈ سٹیٹ

جزوار اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں اہم پیٹرو لیوم مصنوعات، خاص طور پر پیٹرول، اینج اینس ڈی اور فرنس آئل کی درآمد میں حجم کے لحاظ سے اضافہ ہوا۔ وسیع تر سطح پر جون تا جولائی 2020ء کے آس پاس ملک بھر میں لاک ڈاؤن میں نرمی کے بعد نقل و حمل کی خدمات کی مرحلہ وار بحالی مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ان مصنوعات کی بلند تر سہ ماہی بہ سہ ماہی طلب پر نتیجہ ہوئی۔ ساتھ ہی ان مصنوعات کی سال بسال فروخت میں بھی خاصا اضافہ ہوا۔ جہاں تک پیٹرول اور اینج اینس ڈی کا معاملہ ہے، مندرجہ ذیل چار عوامل ان کی طلب کو تحریک دینے میں کار فرما ہے۔

اول، سڑکوں پر گاڑیوں کی تعداد زیادہ تھی جیسا کہ موٹر گاڑیوں خصوصاً موٹر سائیکلوں اور رکشوں کی فروخت میں اضافے سے ظاہر ہے۔³⁰ دوم، سرحدی نگرانی سخت ہونے سے اینج اینس ڈی کی بے ضابطہ درآمدات باضابطہ چینلز کی طرف منتقل ہو گئیں۔

شکل 5.20: پہلی سہ ماہی میں اہم ممالک کو جانے والی برآمدات میں تبدیلی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اور ہاٹ رولڈ کو انٹرنیشنل اضافی کسٹم ڈیوٹی کے خاتمے سے ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں حکومت نے بھی فائلرز اور نان فائلرز پر لگائے جانے والے الگ الگ پیکیجنگ ٹیکس ریٹس ختم کر دیے۔²⁸ حکومت نے بھی متفرق ایشیا جیسے موٹر گاڑیوں، کپڑے، ایرانی ڈیزل اور سگریٹوں کی غیر قانونی نقل و حرکت روکنے کے لیے نگرانی سخت کر دی جس سے ان مصنوعات کی درآمدات باضابطہ چینل میں آگئیں۔²⁹

بلند تر طلب کے ماحول میں خام تیل کی بہت عالمی قیمتوں نے توانائی کی درآمدات کو کم کر دیا

مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں توانائی کی درآمدات 26.6 فیصد گھٹ کر 2.3 ارب ڈالر ہو گئیں جس کا بنیادی سبب وہاں کی بنا پر خام تیل کی عالمی قیمتوں کا کم ہونا تھا (شکل 5.24)۔ یہ کمی پچھلے سال کی اسی مدت میں ہونے والی 16.2 فیصد کمی سے کہیں زیادہ تھی۔

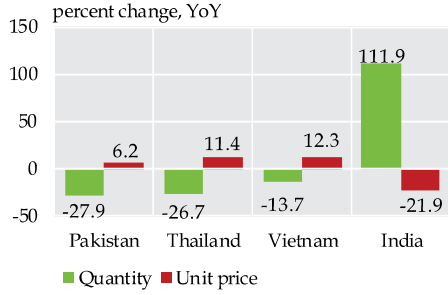
²⁸ قبل ازیں نان فائلرز پر دوبارہ بھلائے جانے کے قابل نولاد، ڈائریکٹری رڈیو سنڈ آئرن، ڈی اے پی، یوریا، کپاس، داواں اور کولے جیسی مصنوعات کی درآمد پر فائلرز سے زیادہ پیکیجنگ ٹیکس ریٹس عائد ہوتے تھے۔ ماخذ: انکم ٹیکس آرڈیننس 30 جون 2019ء اور 30 جون 2020ء تک ترمیم شدہ۔

²⁹ جولائی 2020ء میں ایف بی آر نے 3800 ملین روپے مالیت کی اسمگل شدہ ایشیا بیٹ کی اسٹاک شدہ ایشیا بیٹ کیس جو جولائی 2019ء سے 143 فیصد زیادہ ہے (ماخذ: fbr.gov.pk/pr/smuggled-items-worth-3800)

(million-confiscated/152389)

³⁰ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں دو اور تین بیٹوں والی گاڑیوں کی فروخت 22 فیصد سال بسال بڑھی۔ (ماخذ: پی اے ایم اے)

شکل 5.22: م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں چاول کے برآمد کنندگان کی برآمدی مقدار اور اکائی قیمتوں میں نمو



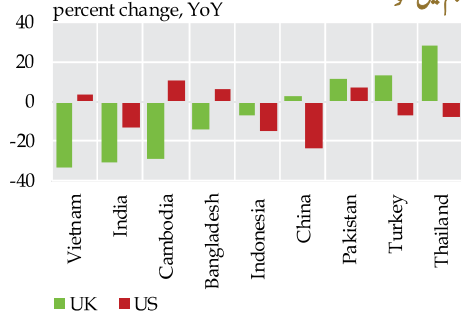
Source: PBS, Haver Analytics & DGCIS (India)

غرض سے بجلی کے شعبے کو مزید ایندھن کی فراہم کے لیے فرانس آئل کی درآمد پر سے پابندی اٹھائی۔³³

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ فیصلہ ملک کے ٹرانسمیشن نیٹ ورک میں ایک بڑی کمزوری کی روشنی میں کیا گیا۔ نیپرا کے مطابق محدود ٹرانسمیشن گنجائش (650 میگا واٹ) کی بنا پر این ٹی ڈی سی ملک کے جنوبی خطے میں اچانک طلب بڑھ جانے پر اس خطے کو بجلی منتقل نہیں کر سکتی۔ ایسی صورت میں جنوبی خطے کے پاس دورستہ رہ جاتے ہیں؛ یا تو مہنگے فرانس آئل کے ذریعے بجلی پیدا کرے یا خطے کے اندر چھوٹے فرانس آئل میٹروپولیٹن سے بجلی خریدے حالانکہ پورٹ قاسم، حب پاور پلانٹ میں دیگر پلانٹس کی سستی کو سنبھالنے پر مبنی یا گیس پر مبنی بجلی موجود ہے جو ضرورت پڑنے پر ”انٹلا“ کے لیے دستیاب ہوتی ہے۔³⁴

ازجی مکس میں اتنی روپوں کے نتیجے میں فرانس آئل کے ذریعے پیدا کردہ بجلی مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 14.6 فیصد زیادہ تھی جو مالی سال 17ء کی چوتھی سہ ماہی کے بعد پہلی بار کسی سہ ماہی میں بڑھی تھی۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ

شکل 5.21: پہلی سہ ماہی میں برطانیہ و امریکہ میں ملبوسات کے درآمدی حجم میں نمو



Source: Eurostat & OTEXA, US Dept. of Commerce

سوم، سڑک کے ذریعے شہروں اور صوبوں کے مابین سفر کرنے والے اور تارک وطن کارکنوں کی تعداد میں اضافہ ہوا کیونکہ فضائی سفر کم از کم اواخر اگست سے کئی یا جزوی طور پر بند تھا۔ اس تبدیلی سے مئی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ایک طرف توجیٹ فیول کی کھپت میں ریکارڈ کمی ہوئی اور دوسری جانب بیٹروں کا استعمال ریکارڈ بلند سطح پر پہنچ گیا (کم از کم مالی سال 14ء سے اب تک)۔³¹

چہارم، دوران سہ ماہی تعمیراتی سرگرمیاں زور پکڑ گئیں جیسا کہ پی ایس ڈی پی کے بلند اخراجات سے ظاہر ہے خصوصاً ہاؤسنگ اور ورکس کے شعبے میں۔³² یہ صورت حال تعمیراتی سامان (جیسے سیمنٹ، لوہا اور فولاد) کی بھاری گاڑیوں کے ذریعے نقل و حمل پر منتج ہوا جس کے باعث ایچ ایس ڈی اور بیٹروں کی طلب بڑھ گئی۔

جہاں تک فرانس آئل کا تعلق ہے، پچھلے چند برسوں کے مقابلے میں رجحان معکوس ہوا اور مالی سال 17ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد پہلی بار پیٹرولیم مصنوعات کی مجموعی فروخت میں اس کا حصہ بڑھ گیا (شکل 5.25)۔ یہ اس وقت ہوا جب حکومت نے پیک طلب کے سیزن کے دوران ملک کے جنوبی خطے میں لوڈ شیڈنگ گھٹانے کی

³¹ جہاں تک ایچ ایس ڈی کا تعلق ہے، جولائی تا اگست مالی سال 21ء کی فروخت مالی سال 17ء کے بعد بلند ترین تھی۔ (ماخذ: اوس ای سی)

³² سہ ماہی میں پی ایس ڈی پی کے اخراجات 12.8 فیصد سال بسال بڑھ کر 160 ارب روپے ہو گئے۔ ماخذ: پاکستان فیکل آف ریٹرنز، وزارت خزانہ

³³ گزشتہ سال فرانس آئل کی درآمد بحال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ مقامی ریٹائزرز کے پاس استعمال کے لیے کافی اسٹاک تھا۔

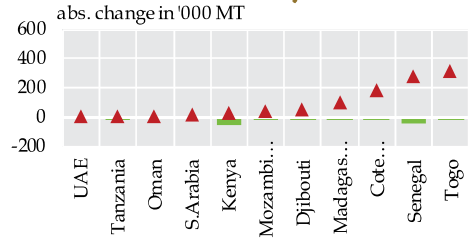
³⁴ نیپرا (2020ء)۔ اسٹیٹ آف انڈسٹری رپورٹ 2020ء۔ اسلام آباد: نیشنل ایکٹریک پاور ریگولیٹری اتھارٹی۔

جدول 5.5: پہلی سہ ماہی میں پاکستان کی اہم درآمدات

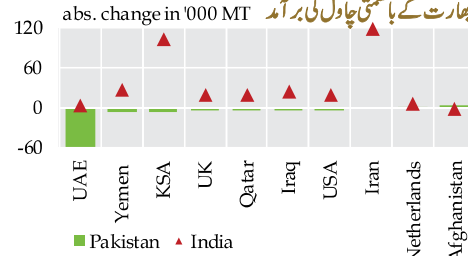
اشیا	م س 20ء	م س 21ء	مطلق تبدیلی
قوتانی گروپ	3,169.7	2,328.1	-841.6
بیٹر ولیم مصنوعات	1,319.9	1,126.1	-193.8
خام تیل	823.3	692.7	-130.6
ایل این جی	965.6	419.9	-545.7
زرعی اور کھیتی	1,815.2	1,922.9	107.7
کھاد	127.7	149.7	22
دیگر کھیتی	926.6	928.5	1.9
فرانسپورٹ گروپ	538.1	414.3	-123.7
کھل سائنٹ یونٹ	29.3	65.9	36.6
الگ الگ پروڈکٹوں کی شکل میں	261.4	180.7	-80.7
طیارے اور بحری جہاز	131.1	86.7	-44.4
دھاتوں کا گروپ	1,005.5	1,084.0	78.5
لوہے اور فولاد کا اسکریپ	388.8	484.9	96.1
لوہا اور فولاد	370.6	375.1	4.6
قوتانی گروپ	1,097.4	1,712.5	615.1
چائے	102.2	142.0	39.7
پام آئل	362.4	579.0	216.6
ان پیک انڈم	0.0	101.8	101.8
چینی	0.6	13.2	12.6
دیگر اشیا	405.6	588.8	183.2
ٹیکسٹائل گروپ	450.9	676.8	225.8
خام کپاس	37.4	208.1	170.7
مصنوعی ریشے	114.1	142.1	28
مصنوعی ریشی دھاگہ	118.5	140.5	22.1
مشینری	2,032.2	2,105.4	73.2
تیل کی پیداوار	312.1	424.1	112
برقی	506.0	324.2	-181.9
تیل فون	269.1	492.9	223.8
دیگر مشینری	551.2	525.6	-25.6
تمام اشیا	878.7	772.0	-106.6
جس میں: کوئٹہ	271.8	241.3	-30.5
مجموعی درآمدات	11,199.2	11,286.1	86.9
قوتانی کی درآمدات	3,169.7	2,328.1	-841.6
غیر قوتانی درآمدات	8,029.5	8,958.0	928.5

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 5.23 الف: م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں اہم منڈیوں کو پاکستان اور بھارت کے غیر باسستی چاول کی برآمد



شکل 5.23 ب: م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں اہم منڈیوں کو پاکستان اور بھارت کے باسستی چاول کی برآمد



Source: PBS & DGCIS (India)

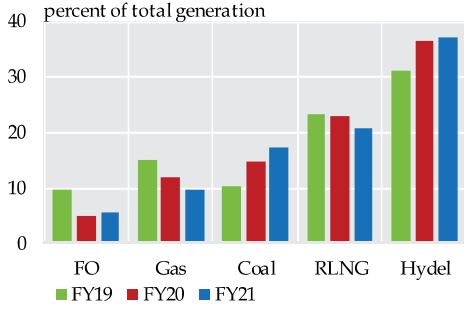
فرنس آئل کی بلند درآمدات مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں سستے ایندھن ایل این جی کی پست درآمدات کا باعث بھی بنیں (جدول 5.5)۔³⁵

مزید برآں، مذکورہ بالا تمام وجوہ اہم بیٹر ولیم مصنوعات کی بلند طلب کے حوالے سے کی بنا پر خام تیل کی حجم کے لحاظ سے درآمدات مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 30 فیصد سال بسال بڑھ کر 2.4 ملین میٹرک ٹن تک پہنچ گئیں جو گذشتہ تین برسوں کی بلند ترین سطح ہے۔

بہر کیف، پست اکائی قدروں نے بیٹر ولیم مصنوعات اور خام تیل کے حجم میں اضافے کی تلافی کر دی۔ سہ ماہی کے دوران تیل کی عالمی قیمتیں ابھی تک واپس پہلے کی سطح سے نیچے تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جوں جوں کووڈ کیسز دنیا بھر میں دوبارہ بڑھے، قیمتوں کی بحالی سست ہو گئی۔ اس کے علاوہ اوپیک ممالک بھی تیل کی پیداوار میں باہمی طور پر طے شدہ کٹوتیوں کی خلاف ورزی کر رہے تھے۔ اس پس

³⁵ اسی طرح ایک اور سستے ایندھن کوئلے کی درآمد پچھلے سال کی نسبت جولائی تا ستمبر مالی سال 21ء میں کم رہی۔

شکل 5.25: بجلی سے مہائی میں بجلی کی پیداوار اور بلحاظ ذریعہ*



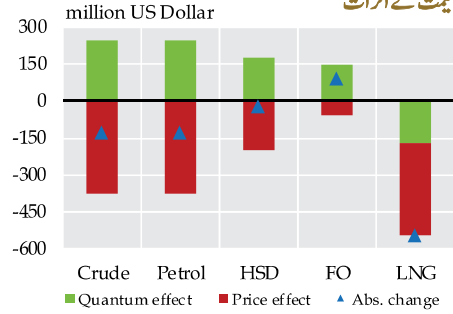
*Excluding K-Electric

Source: National Electric Power Regulatory Authority

مندرجہ ذیل بنیادی وجوہ کی بنا پر ہوا: کپاس کی ناقص فصل کی وجہ سے مقامی کپاس کے بیج کی تیل کی کمی (جو گھی بنانے میں استعمال ہوتا ہے) نتیجتاً، خوردنی تیل اور بیجوں (پام آئل اور سویا بین بیج، تیل) کی درآمدات بڑھ گئیں۔ اس سے سب سے بڑی درآمدہ غذائی شے پام آئل کی درآمد میں 59.8 فیصد اضافے سے بڑھ کر 579 ملین ڈالر تک پہنچ جانے کی وضاحت ہوتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پام آئل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں نے بھی اس کے درآمدی بل کو بڑھایا۔³⁷ مزید برآں، لازمی غذائی درآمدات میں سہولت فراہم کرنے کے لیے حکومت نے وزیر اعظم کے کووڈ ریلیف پروگرام کے تحت خوردنی تیل اور بیجوں کے اضافی کسٹم ڈیوٹی-2 فیصد سے استثناء میں 30 ستمبر 2020 تک توسیع کر دی۔³⁸

غذائی درآمدات کو بڑھا دینے والا ایک اور عنصر کووڈ کی دوسری لہر کے خدشے کے تحت سر دیوں کی بلند طلب کے پیش نظر بعض ایشیا (مثلاً چائے اور دالیں) کی زیادہ تیزی سے فروخت تھی جس سے غذائی رسد میں ہکاڑا آیا اور قیمتیں بڑھ گئیں۔ آخر میں گندم اور چینی کی مقامی قیمتوں کی گرانی نے حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ نجی شعبے کو ان اجناس کی درآمد کی اجازت دے تاکہ رسد کی کمی کو پورا کیا جاسکے (جدول 5.5)۔ جہاں تک گندم کا تعلق ہے، ریگولیٹری ڈیوٹی بالکل ختم کر دی گئی۔³⁹

شکل 5.24: م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں توانائی کی درآمدات پر حجم اور قیمت کے اثرات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

منظر میں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں عرب لائٹ آئل کی قیمتیں 31.7 فیصد سال بسال گر کر 43 ڈالر فی بیرل ہو گئیں۔ اس سے توانائی کے درآمدی بل کو نمایاں طور پر کم کرنے میں مدد ملی۔ آخر میں، عالمی مارکیٹ میں طلب سے تحریک پانے والی پبل ایل این جی قیمتوں نے بھی گیس کے سہ ماہی درآمدی بل کو کافی نیچے کر دیا (جدول 5.5)۔³⁶

غیر توانائی درآمدات نے پست توانائی درآمدات کا اثر کافی سے زیادہ زائل کر دیا

بجلی سے مہائی میں غیر توانائی درآمدات 11.6 فیصد سال بسال بڑھ کر 8.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ مصنوعات کے متنوع زمروں میں خاصی نمو ہوئی خاص طور پر موٹاں فون، پام آئل، خام کپاس، بجلی پیدا کرنے والی مشینری اور لوہا اور فولاد (اسی ترتیب میں)۔ ان اجزائیں ہونے والے اضافے نے قدر کے لحاظ سے توانائی کی پست درآمدات کی تلافی کر دی۔

غذائی درآمدات 56.1 فیصد بڑھ کر 1.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جو مالی سال 06ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد بلند ترین سطح ہے (جدول 5.5)۔ یہ بھاری اضافہ چند

³⁶ سہ ماہی میں عالمی ایل این جی پرائس انڈیکس 22 فیصد گر گیا۔ (ماخذ: ورلڈ بینک بیک شیٹ)

³⁷ کووڈ کی ابتدائی پابندیوں کی نرمی اور اہم سروس مارکیٹ ملائیشیا میں پست سال بسال پیداوار میں کمی کے بعد عالمی طلب (بشمول پاکستان) میں اضافے کی وجہ سے قیمتیں بڑھیں۔

³⁸ ماخذ: ایف بی آر SRO 572(I)/2020

³⁹ ماخذ: ایف بی آر SRO 633(I)/2020

منصوبوں پر تعمیراتی کام میں ہونے والی پیش رفت نے ان درآمدات کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔⁴³

دریں اثنا سرمایہ کے دوران موبائل فون کی درآمدات 83.2 فیصد بڑھ کر 493 ملین ڈالر تک جا پہنچیں۔ اس اضافے کو سستے موبائل فون کی درآمد پر سیلز ٹیکس اور پیٹنگی ٹیکس میں کمی⁴⁴ اور روزمرہ کمرشل لین دین میں سیل فون کے بڑھے ہوئے استعمال نیز دیگر سرگرمیوں جیسے فاصلاتی تعلیم سے منسوب کیا جاسکتا ہے جسے ابتدا میں سماجی فاصلے کی وجہ سے تحریک ملی تھی (جدول 5.6)۔ موبائل فون کی بلند درآمد دیگر اچھرتی ہوئی منڈیوں (جیسے بھارت) میں دیکھے گئے عمومی رجحان سے مطابقت رکھتی تھی جہاں 2020ء کی تیسری سہ ماہی میں ان مصنوعات کی طلب میں توقع سے زیادہ تیزی آئی۔⁴⁵

دریں اثنا مجموعی درآمدات میں اضافے کی ایک اور وجہ ٹیکسٹائل کا شعبہ تھا جس کی درآمدات 50.1 فیصد بڑھ کر 676.8 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اس میں سے تین چوتھائی اضافہ صرف خام کپاس کی وجہ سے ہوا۔⁴⁰ بنیادی سبب کپاس کی مقامی پیداوار میں کمی تھی جیسا کہ چنگ فیکٹریوں میں کپاس کی سال بسال پست آمد سے ظاہر ہے۔⁴¹ بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل مصنوعات کے برآمدی آرڈرز کی روشنی میں خام کپاس وافر مقدار میں درآمد کرنی تھی۔ مزید یہ کہ حکومت نے ان اشیاء کی درآمد میں سہولت فراہم کرنے کے لیے انہیں اضافی کسٹم ڈیوٹی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔⁴²

سہ ماہی کے دوران مشینری کی مجموعی درآمدات 3.6 فیصد بڑھ کر 12.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اس اضافے میں بجلی پیدا کرنے والی مشینری اور موبائل فون پیش پیش تھے۔ بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات 35.9 فیصد سال بسال بڑھیں اور 424 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ دیگر چیزوں کے علاوہ سی پیک کے تحت جاری

جدول 5.6: پاکستان میں موبائل فون اور ای کامرس کا بڑھتا ہوا استعمال

سہ ماہی بہ سرمایہ (مقدار)	کل میں حجم کے لحاظ سے حصہ		
	م ف ب ¹	ای ک ²	کافڈی
م س 19ء	3.9	0.49	32.7
م س 20ء 1	4.5	0.65	33.9
م س 20ء 2	4.9	0.8	33.6
م س 20ء 3	6.1	0.81	31.6
م س 20ء 4	10.0	0.81	27.5
م س 21ء اے	10.3	1.1	27.6

م ف ب: موبائل فون بیکنگ؛ ای ک: ای کامرس؛ ع: مجموعی

ماخذ: ایٹیک بیکنگ

⁴⁰ خام کپاس کی درآمدات 208 ملین ڈالر تھیں جو مالی سال 08ء کی بجلی سرمایہ کے بعد (231 ملین ڈالر) بلند ترین تھیں۔

⁴¹ یکم اکتوبر 2020ء تک کپاس کی 1.9 ملین کلو گرام چنگ فیکٹریوں میں پہنچ چکی تھیں جو پچھلے سال کے اسی وقت کی تعداد سے 35 فیصد کم تھیں۔ (ماخذ: پاکستان کائونرز ایسوسی ایشن)

⁴² ماخذ: ایف بی آر FBR SRO 572(I)/2020۔ یہ بات ذرا قبل ذکر ہے کہ یہ اسٹاک گزشتہ برس بھی دستیاب تھا لیکن صرف تھوڑی مدت کے لیے (کم جولائی 2019ء تا اگست 2019ء) اور کپاس کی درآمدات پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا۔

⁴³ مالی سال 21ء کی بجلی سرمایہ میں بجلی کے شعبے میں 178 ملین ڈالر کی مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری آئی جبکہ پچھلے سال 76.5 ملین ڈالر آئی تھی۔

⁴⁴ 100-30 ڈالر کے اسٹاک فون پر سیلز ٹیکس 1320 روپے سے گھٹا کر 200 روپے فی سیٹ کر دیا گیا جبکہ اس پر پیٹنگی ٹیکس 730 روپے سے کم کر کے 100 روپے فی سیٹ کر دیا گیا۔ ماخذ: ٹیکس لائز (دوسری ترمیم) آرڈیننس 2019ء، بتاریخ 28 دسمبر 2019ء اور انکم ٹیکس آرڈیننس 30 جون 2020ء تک ترمیم شدہ

⁴⁵ ماخذ: انٹرنیشنل ڈیٹا کارپوریشن کی 2020ء کی تیسری سہ ماہی رپورٹ جو اس لنک پر دستیاب ہے: idc.com/getdoc.jsp?containerId=prUS46974920

آخر میں ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات کم ہوئیں جن میں سب سے زیادہ کردار سی کے ڈی (الگ الگ پوزوں کی شکل میں) کٹس کا تھا جن کی درآمد پچھلے سال سے زیادہ تیزی سے کم ہوئیں کیونکہ حکومت نے ان پر 7 فیصد اضافی کسٹم ڈیوٹی لگا دی (جدول 5.5)۔⁴⁸

دریں اثناء ہے اور فولاد کی درآمدات 13.3 فیصد بڑھ کر 860 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اگرچہ تمام اضافہ لوہے اور فولاد کے اسکرپ کی وجہ سے ہوا تاہم ہاٹ رولڈ کواکس (جو درمیانی مصنوعہ ہے) پر کسٹم ڈیوٹی میں کمی کے ذریعے حکومت کی پیش کردہ ترغیب کے باعث تیار شدہ مصنوعات کی بلحاظ حجم درآمدات میں بھی سال بسال اضافہ دیکھا گیا۔⁴⁶ اس طلب کو جزوی طور پر فولاد کی صنعت میں، جو تعمیرات کی صنعت کے لیے دیگر اشیاء کے علاوہ سلاخیں بناتی ہے، دوبارہ قابل استعمال اسکرپ کے بطور خام مال استعمال کی بلندی تر کھپت سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔⁴⁷

⁴⁶ ایچ آر سی کی درآمد پر ڈیوٹی ایچ ایس کوڈز 7208 اور 7225، 7226 کے ضمن میں بالترتیب 12.5 فیصد اور 17.5 فیصد سے گھٹا کر 6 فیصد اور 11 فیصد کر دی گئی۔

⁴⁷ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں تیار کی جانے والی سلاخیں پچھلے سال سے 26 فیصد زیادہ تھیں جس کا سبب تعمیراتی شعبے کی طلب تھی۔

⁴⁸ ماخذ: ایف بی آر 572(I)/2020

